اشتہار 2019

ترنمول

ماں، ماٹی ، مانش کیلئے

ترنمول کانگریس
عوام کی حمایت میں

ہم سبھی ملک کے حمایت میں ہیں

مودی کی حمایت میں نہیں ....

عوام کے حق میں

بی جے پی ہٹائو، ملک بچائو

درخواست

ہمارے تمام ماں، بھائی، بہنوں کو دل کی گہرائیوں سے پرنام، سلام اور نیک خواہشات کے ساتھ۔
بنگال سمیت بیشتر ریاستوں میں نئے سال کی آمد ہونے والی ہے۔ رمضان کا مبارک مہینہ بھی جلوہ فگن ہونے والا ہے۔ تمام مذاہب کے لوگوں کو نئے سال کی میری نیک خواہشات اور رمضان کی مبارکباد۔

ان لوگوں کیلئے عزت و احترام، جنہوں نے ملک اور ملک کے مفاد کیلئے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ بہادر شہید جوانوں سے شروع کر کے بے شمار عام لوگوں نے بھی جانیں گنوائیں۔ ان تمام لوگوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہوں۔

اس وقت سارا ملک ایک ایسے موڑ پہ کھڑا ہے جبکہ جلد ہی 2019 کا پارلیمانی انتخاب ہونے والا ہے۔ اس مرتبہ پارلیمانی انتخاب صرف سیاسی نظریئے تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ ایک ہی ساتھ ملک کے مستقبل کی تعمیر بھی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس پارلیمانی انتخاب پر ہی یہ منحصر کرتا ہے کہ آئندہ دنوں میں ملک کا مستقبل کیا ہوگا۔ یہ بات اس لئے اتنی شدت کے ساتھ کہی جا رہی ہے کیونکہ گذشتہ ۵ برسوں سے ہم لوگ ہندوستان کی بدلی ہوئی شکل دیکھ رہے ہیں۔ اور یہ برسر اقتدار جماعت بی جے پی کی وجہ سے ہی ہے۔

۲۰۱۴ میں نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی سرکار آئی تھی۔ ملک میں اچھے دن لے کر آنے کا ان کا وعدہ تھا لیکن اس دور حکومت میں ہملوگوں نے کیا دیکھا؟ اچھے دن تو دور کی بات ملک بربادی کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ بھارت صرف ایک ملک کا نام نہیں بلکہ زندگی کی ایک خاص شعور اور فلسفہ کی ہدایت بھی کرتا ہے۔ اور یہ شعور اور فلسفہ کا تعین کچھ باشعور اکابرین کی وجہ سے ہی ہوا ہے۔ لیکن بی جے پی برسر اقتدار آنے کے بعد اس شعور اور فلسفہ کی روایت کو برباد کر کے ایک بھارت کی تشکیل میں جٹ گئی ہے۔

ہمارا ملک دنیا کا سب سے بڑا جمہور ہے اور اس جمہوریت کی بنیاد بھارت کے قدیم فلسفہ کا ورثہ ہے۔ وید اور اپنشد میں اجتماعیت کو تسلیم کرنے کی روایت ہے۔ اسی روایت کی بقاء کو مہاراجہ اشوک اور شہنشاہ اکبر نے بھی جاری رکھا۔

اس کے علاوہ مغرب میں جہاں خود غرضی یا اپنی ہمیت کی بقا کو اہمیت دی جاتی ہے، وہاں بھارت میں تنوع کے باوجود دوسروں کو اپنے قریب کر لیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ مفاہمت کر کے یکجہتی کی بقا کی کوشش کی جاتی ہے یعنی، کسی کو دور کر کے نہیں بلکہ سبھوں کو اپنے ساتھ لے کر چلنا ہی بھارت کی اصل پہچان ہے۔ بھارت نے ہمیں اہنسا کا درس دیا ہے، اختلاف اور تشدد نہیں بلکہ بھارت کی پہچان نے ہر وقت سماجی بہبود دنیا میں انسانوں کی فلاح کیلئے کام کیا ہے۔ اسی بھارت میں چنڈی داس نے کہا تھا کہ سب سے اوپر انسانی بقاء ہے اور اس کے اوپر کچھ نہیں۔ اسی بھارت میں اختلافات سے الگ ہٹ کر کبیر نے انسانیت کی جیت کے نغمے گائیں۔ اسی بھارت میں لالن فقیر انسان کی عظمت کی بات کہہ گئے۔ یہی پیغام ہمیں رام کرشن اور وویکانند کی تعلیمات میں ملتے ہیں۔ مذہبی اختلاف کے بجائے مذہبی رواداری کے ساتھ رہنے کا خواب گاندھی جی نے بھی دیکھا تھا۔ زمانہ قدیم سے بھارت کی اس پاک سرزمین میں انسانوں نے کامیابی کے نغمے گائے۔ کثرت میں وحدت اور یکجہتی بھارت کی جان ہے۔ بھارت کو سمجھنے کیلئے مختلف اور تنوع خاصیت کے ذریعہ ہی سمجھنا ہوگا۔ لیکن بی جے پی دور حکومت کے گذشتہ ۵ سال میں ہم لوگوں نے دیکھا ہے کہ بھارت کے تنوع میں اتحاد کی خاصیت کو ایک الگ چیلنج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بی جے پی سرکار کی دور حکومت میں بھارت اکائیت کی تصویر کو مسخ کر کے ایک غیر معیاری بھارت کی تشکیل کی کوشش نظر آ رہی ہے۔

یہاں اختلاف کی کوئی جگہ نہیں ہے اور مرکز میں برسر اقتدار پارٹی کے ساتھ سبھوں کو متفق ہونا ہی ہوگا۔ ورنہ برسر اقتدار پارٹی اور سرکاری ایجنسیاں ہلہ بول دیں گی۔ اور یہ لوگ اس ملک کو ترقی کے بجائے تنزلی کی طرف ڈھکیل رہے ہیں اور اندھرے کی طرف لے جا رہے ہیں۔ ملک کا ہر ایک سمجھدار آدمی ملک کی موجودہ بدحالی کی وجہ کر پریشان ہے۔ بھارت کی پرانی روایت کو برقرار رکھنے کیلئے ہمیں بی جے پی کو ہٹانا ہوگا۔ موجودہ انتخاب دیش کے ہر ایک سمجھدار آدمی کیلئے ایک امتحان ہے۔

بین المذہبی بھارت نے اپنی سیکولر قرارداد کی وجہ سے ساری دنیا میں اپنی ایک الگ پہچان بنائی ہے۔ یہ سیکولر کردار بھارت کی دستور کی ایک اہم خاصیت ہے۔ ویدا و پنشید سے لیکر سمراٹ اشوک اور شہنشاہ اکبر کے خیالوں میں بھی سیکولرزم کا درس پایا جاتا ہے۔ سیکولرزم بھارت کی روایات کا ایک اور رخ ہے "جتنے افکار اتنے راستے" ہیں اس بھارت کے مختلف فرقوں کے ایک ساتھ رہنے کے ایک مثال کے طور پر ہے۔ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا علم لیکر انسانیت کا پیغام جنہوں نے پہنچایا ہے ان میں رابندراناتھ ٹیگور، گرونانک، مہاتما گاندھی، نیتاجی سبھاش چندر بوس، ڈاکٹر امبیڈکر، اینی بیسنٹ جیسے عظیم انسان شامل ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور جواہر لال نہرو نے بھی اسی مذہبی رواداری کے علم کو اور اونچا کیا۔ لیکن بی جے پی دور حکومت میں اس اہنسا، یکجہتی اور سیکولرزم والے بھارت کو بتدریج بدل کر شدت، بدامنی اور مذہبی بنیاد پرستی کا آماجگاہ بنادیا ہے۔ فرقہ واریت کا زہر پھیلا کر بھارت کی یہ مختلف مکتبہ فکر کی پہچان کو برباد کرنے کیلئے ایک گھناؤنی سازش برسر اقتدار پارٹی اور اسکے ساتھی کر رہے ہیں۔ یہ لوگ مختلف مذاہب اور ثقافت کو برباد کر کے بھارت کو ایک الگ سمت کی طرف لے جانے کی سازش کر رہے ہیں۔ یہ لوگ وسیع النظر سیکولر کریکٹرز کو برباد کر کے ایک ایسے دیش کی تشکیل کرنا چاہتے ہیں جہاں ملک کو بنیاد پرستوں کے حوالے کر دیں۔

نریندر مودی کے زیر قیادت بی جے پی دور حکومت میں بھارت کو فرقہ پرست کے بنیاد پرست طاقتوں نے گھیر لیا ہے۔

اگر یہ لوگ اپنی منشاء میں کامیاب ہوتے ہیں تو بھارت اپنی سیکولر وسیع النظر اور کثرت میں یقین رکھنے والی پہچان کو کھو کر یک سمتی اور فرقہ پرست ملک بن جائیگا اور اس کیلئے ان شدت پسند طاقتوں نے گاندھی جی کے پرامن بھارت میں فرقہ وارنہ اور دہشت گردانہ عمل شروع کیا ہے۔ نریندر مودی کے دور حکومت میں پورے ملک میں بی جے پی اور اس کے اتحادیوں نے اک ایسا ماحول پیدا کرنا چاہا ہے جہاں سب کچھ ان کے دکھائے گئے راستے کے مطابق ہوگا۔ وہی لوگ حب الوطنی کا معیار تیار کریں گے اور ملک دشمن کون ہیں طے کریں گے۔ لیکن یہ تعجب کی بات ہے کہ جب ہم تاریخ کی طرف دیکھتے ہیں جنگ آزادی سے لیکر ملک کے قومی پرچم یا دستور کسی پر بھی ان بنیاد پرست طاقتوں کا کوئی یقین نہیں تھا۔ لیکن بی جے پی کے دور حکومت میں یہی فرقہ پرست عناصر نے سر اٹھایا۔ کثرت میں یقین رکھنے والے بھارت کے عظیم آدرش کو ملیامیٹ کر کے وہ لوگ بنیاد پرستی اور فرقہ پرستی کا زہر گھولنا چاہتے ہیں۔ گاندھی جی کے اس پر امن بھارت میں یہ لوگ بغض، نفرت اور بدامنی کے گہرے بادل سے ڈھانپ دینا چاہتے ہیں۔

2017 National Crime Records میں ایک رپورٹ شائع کی گئی کہ 2012-2017 کے درمیان مویشی کو مارنے کے الزام میں انسانوں پہ جو تشدد ہوئے ہیں ان میں ۹۷ فی صد پچھلے تین سالوں میں ہوئے ہیں اور اس طرح کے ۶۳ واقعات میں سے ۶۱ واقعات گئو رکھشک باہنی کے ہاتھوں ہوئے ہیں اور یہ تمام واقعات نریندر مودی کی سربراہی میں بی جے پی سرکار کے اقتدار میں آنے کے بعد رونما ہوئے ہیں۔ اور زیادہ تر واقعات بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں ہو رہے ہیں۔

اور سب سے تعجب والی بات یہ ہے کہ ان تمام واقعات کے ملزمان بنیاد پرست گھناؤنے واقعات جن اہمیت کے حامل نہیں ہیں اس سے زیادہ ان لوگوں کو بہادری کا اعزاز نوازا جاتا ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے اس سیکولر اور رواداری والے بھارت کو بی جے پی اور اسکے اتحادی طاقتیں اندھی تقلید اور نفرت کے اندھروں کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔

بی جے پی کے گذشتہ ۵ برسوں کے دور حکومت میں ہم نے دیکھا ہے کہ جمہوریت کے پس پردہ ملک میں غیر اعلان شدہ مطلق العنانی شروع ہوگئی ہے۔ وزیراعظم شری نریندر مودی اپنے غرور میں اندھے ہوکر ملک کے لوگوں کے اوپر اپنا خود کا فیصلہ تھوپ دے رہے ہیں۔ جمہوریت میں اپوزیشن کی رائے بیحد اہم ہے۔ لیکن اپوزیشن کی رائے کو رد کر کے نریندر مودی نے ملک پر اپنا اکیلا فیصلہ تھوپ دیا۔ جمہوریت میں مخالفین کے خیالات بے حد اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ لیکن مخالفین کی رائے کو نظر انداز کر کے نریندر مودی نے دیش کے اوپر اپنا فیصلہ تھوپ دیا ہے۔ ان کی اجلت پسندانہ فیصلوں کی وجہ سے ملک کے محنت کش اور مزدور و عام لوگوں کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ ایک طرف مودی کا نوٹ بندی اور اس کے ساتھ جلد بازی میں GST لاگو کرنے کے فیصلے نے ملک کے معاشیات کو مفلوج کردیا ہے۔ 2016 کے ۸ر نومبر بھارت کی تاریخ ایک کالا دن تھا۔ کیونکہ نوٹ بندی کے نام پر اس دن پانچ سو اور ہزار روپے کے نوٹ باطل کرنے کا اعلان کیا تھا مودی نے اور اس طرح کے ایک اعلان سے ملک کے تقریباً 86% موجودہ نوٹ باطل ہوگئے اور یکا یک اس عجیب وغریب فیصلے سے دیش کے لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا بینک کے سامنے لمبی قطاروں میں لوگوں کی مصروف زندگی کا زیادہ وقت ضائع ہونے لگ گیا۔ ضعیف اور بیمار لوگ بھی گھنٹوں اس وقت لائن میں کھڑے رہتے تھے اور اس کی تکلیف برداشت نہ کر کے بہتوں کی موت واقع ہوگئی۔

اس عاجلانہ فیصلے سے محنت کش اور عام لوگوں کو تکلیفیں جھیلنا پڑیں۔ چھوٹے کاروباریوں سے لیکر غریب کسانوں، مزدوروں، سبھی کی روزی روٹی پر اثر پڑا تھا نریندر مودی کے اس فیصلے سے نقد رقم کی کمی سے چھوٹے کاروباریوں کو کچا مال خریدنے میں حقیقتاً دشواریاں درپیش آئیں۔ خریداروں کے ہاتھوں میں بھی نقد رقم کی کمی تھی۔ جس کی وجہ سے دکاندار اپنا مال نہیں بیچ پا رہے تھے۔ ملازمین کو تنخواہ دینے میں دشواریاں ہو رہی تھیں۔ یہی بات چھوٹے کسانوں پر بھی لاگو تھی، نقد رقم کی کمی میں وہ بھی فصل کے لئے کھاد بیج خرید پا رہے تھے۔ نہ ہی انہیں صحیح خریدار مل رہے تھے۔ نقد رقم کی کمی میں دن مزدوروں کو انکی روزانہ مزدوری نہیں مل پا رہی تھی۔ مزدور بے روزگار ہوگئے۔ نوٹ بندی کے فیصلے کے بعد بینکوں سے روپے نکالنے اور جمع کرنے کے ضابطوں کو بھی ریزرو بینک نے بار بار بدلا۔ نوٹ بندی کی پہلے ۵۰ دنوں میں ریزرو بینک کو ۷۴ نوٹس جاری کرنے پڑے تھے۔

پورے ملک میں ایسی صورت حال ہوگئی تھی کہ لوگ ہر روز سویرے سے ہی اس بات کو لیکر پریشان رہتے تھے کہ اب ریزور بینک کون سا نیا ضابطہ لا رہی ہے۔ ہندوستان کی تاریخ میں روزانہ ایسی غیر یقینی صورتحال کبھی نہیں ہوئی۔ نریندر مودی کے ذریعہ کئے گئے اس خودساختہ فیصلے کے ساتھ ساتھ ہی غیر یقینی صورت حال کے کالے بادل چھا گئے تھے۔ نوٹ بندی کے اعلان کے ساتھ ساتھ ہی میں نے ٹوئٹر پر اسے ملک کی عظیم آفت بتایا تھا۔ میرا خیال کتنا صحیح تھا یہ آج ملک کے سبھی لوگوں کے سامنے ثابت ہوگیا۔ کیونکہ جن وجوہات کو دکھا کر نریندر مودی نے نوٹ بندی کا فیصلہ لیا تھا ان میں سے کوئی ایک بھی پورا نہیں ہوا۔ نریندر مودی نے اپنی تقریروں میں اس فیصلے کے پیچھے تین بڑی وجوہات کی بات کہی تھی۔ پہلی ملک سے کالے دھن کو ختم کرنا۔ دوسری نقلی نوٹوں کو روکنا اور تیسری انتہا پسندوں کو روپیوں کی سپلائی بند کرنا جس سے انکی نقل وحرکت پر روک لگے گی۔ لیکن کچھ ہی دنوں کے بعد پتہ چل گیا کہ ان کا نوٹ بندی کا فیصلہ بالکل ناکام رہا۔ نریندر مودی نے اعلان کیا تھا کہ نوٹ بندی کے نتیجے میں ملک کالے دھن سے آزاد ہوگا۔ اسی وجہ سے لوگوں نے ملک کی بھلائی کیلئے بینک کے سامنے لمبے وقت تک کھڑے رہنے کے جھنجھٹ کو بھی مان لیا تھا۔ لیکن دھیرے دھیرے پتہ چل گیا کہ نوٹ بندی ملک کو کالے دھن سے پاک کرنے میں پوری طرح ناکام رہی۔ رزیرو بینک آف انڈیا کے18- 2017 کے مالیاتی سال کے رپورٹ کے مطابق پتہ چلتا ہے کہ جتنا دھن نکالا گیا تھا۔ اس کا99.3% ہی بینک میں واپس آ گیا ہے۔ لہٰذا تمام شہریوں کو بے انتہا تکلیف دہ حالات میں ڈال کر100 سے زیادہ لوگوں کی لاشوں پہ کھڑے ہوکر شہریوں کو ناکامی کے سوا کوئی اور تحفہ نہیں دیا۔ نریندر مودی نے اعلان کیا تھا کہ نوٹ بندی بدعنوانی کے خلاف ان کی جنگ ہے لیکن رزیرو بینک کا حساب دیکھنے پر لگتا ہے کہ نوٹ بندی ہی دراصل اپنے آپ میں ایک بدعنوانی تھی۔ کروڑوں کسان، مزدور اور غیر منظم سیکٹر کے مزدوروں نے وزیر عظم کی اس تغلقی فیصلے کی وجہ سے بے انتہا پریشانی جھیلی۔

نرندر مودی نے اپنے انتخابی پرچار اور نوٹ بندی کے وقت سب سے زیادہ جس بات پر زور دیا تھا وہ کالا دھن اور بدعنوانی تھا۔ انہوں نے عوام کو یقین دلائی تھی کہ ملک کو بدعنوانی سے پاک کریں گے اور غیر ممالک سے کالا دھن لائیں گے۔

بیرون ملک میں جمع کالا دھن واپس لے کر آئیں گے لیکن ہم حقیقتاً کیا دیکھا ؟ کالا دریافت ہونے کی کوئی بھی خبر رساں ایجنسیاں نہیں دیں پائیں بلکہ بدعنوانی اور بڑھی اور وہاں اسی بدعنوانی کو چھپائے رکھا ہے برسراقتدار پارٹی نے۔

نریندر مودی نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ نوٹ بندی کے ذریعہ دہشت گردانہ نقل وحمل کو روکا جا سکے گا، لیکن یہ بات بھی غلط ثابت ہوئی۔نوٹ بندی کے بعد کشمیر میں اور زیادہ حالات خراب ہو گئے۔دہشت گردی اور بھی بڑھ گئی اور دہشت گرد ایک کے بعد ایک ہمارے جوانوں کو موت کے گھاٹ اتارنے لگے۔دوسری طرف چھتیس گڑھ، بہار وغیرہ ریاستوں میں بھی ماؤوادی انتہا پسندانہ فعل بند نہیں ہوئے۔اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ بی جے پی(BJP) کے زمانے میں بغاوت اور دہشت گردی میں 260فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

یعنی نوٹ بندی کو لے کر مودی اور بی جے پی کے ذریعہ جو یقین دلایا گیا تھا، اس میں سے ایک بھی پورا نہیں ہوا۔نوٹ بندی کی کامیابی کے بارے میں جو دعوے کر رہے ہیں وہ بھی غلط ہے۔نوٹ بندی نے ملک کا کوئی بھلا تو کیا ہی نہیں الٹے اس کی وجہ سے غریب لوگوں کے زندگی کافی پریشانی ہو گئی تھی۔چونکہ لگ بھگ پورا پیسہ ہی بینک میں واپس آ گیا تھا۔اسی لئے بینکSaving کھاتہ پر سود کم کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ دوسرے بجٹ اسکیموں کا بھی سود کم ہوا اس کی وجہ کر ملک کے معمر شہریوں جو بینک کے سود پر منحصر ادیبوں کو بھی کافی پریشانی جھیلنی پڑی تھی۔

صرف نوٹ بندی کا ہی اثر نہیں ہوا بلکہ اس کے مسائل کے طور پر حاضر ہوا تھا(G.S.T) جی ایس ٹی بھی۔ہم نے ہمیشہ کہا کہ ہم صحیح طریقے سے کارآمد جی ایس ٹی کے حق میں ہیں۔ملک کے لئے اتنا بڑا فیصلہ لینے پر پہلے ہمیں دیکھنا چاہئے تھا کہ ہمارے ملک کی اقتصادی حالات مناسب ہیں کہ نہیں۔اسی وجہ کر ہم جلد بازی میں جو جی ایس ٹی لاگو کرنے کے خلاف تھے۔اسی بات پر ہم نے بار بار مرکز کو بھی آگاہ کیا تھا۔ ہمارے ملک کاFederal Structure ہے اس کے باوجود بھی نریندر مودی کی سرکار نے اپنے فیصلہ تھوپا اور جلد بازی سے کام لیا۔ جی ایس ٹی میں بھی ٹھیک ایسا ہی ہوا۔اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا ہمارے ملک کے سب چھوٹے اور درمیانی صنعتوں سے جڑے ملازمین کو، چھوٹے کاروباریوں اور کسانوں کو خمیازہ بھگتنا پڑا۔غریبوں کو روزی روٹی کے لئے پریشان کر کے نریندر مودی نے تاریخ میں اپنا

نام لکھوایا ہے اسی کی وجہ کر میرے لئے جی ایس ٹی (GST) کا مطلب ہے گریٹ سلفیش ٹیکس جو ٹیکس مودی عام لوگوں کو پریشان کرنے کیلئے، روزگار چھین لینے کیلئے، کاروبار کو بند کرنے کیلئے، معاشی پالیسی کو برباد کرنے کیلئے لائے ہیں۔ کسی ایک آدھی رات کو بھارت کو انگریزوں سے آزادی ملی تھی اور اب کسی ایک آدھی رات کو ملک کے غریب لوگوں کو معاشی غلامی ملی، مودی کے دیئے جی ایس ٹی کی وجہ سے۔

اقتدار میں آنے کے بعد انہوں نے ڈھول پیٹ کر 'میک ان انڈیا' (Make in India) کا اعلان کیا تھا۔ ایسے منصوبہ کے ذریعہ دوسرے ممالک سے کافی سرمایہ کاری آئے گا۔ مودی نے وعدہ کیا۔ لیکن اعداد وشمار ہیں کہ مودی کے دور حکومت میں سرمایہ لگا تار کم ہو رہی ہے۔ مودی کے دور حکومت میں روپئے کہ شرح میں گراوٹ ہوئی ہے۔ پٹرول، ڈیزل دونوں ہی سنچری مارنے کی طرف دوڑ رہی ہیں۔ گھریلو گیس کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں۔ پورے دیس میں بے روزگاری ہے جو پریشانی کے حالات بن رہے ہیں۔ مودی ملک کو دیوالیہ بنانے کی طرف لے جارہے ہیں۔ اوراس پر یہ نوٹ بندی اور جلد بازی میں جی ایس ٹی آنے جیسے جلد بازی کے فیصلے سے غریب لوگوں کی بری حالات ہوتی ہے۔ نریندر مودی نے ایک ایسی اقتصادی پالیسی شروع کی ہے۔ جس کا مطلب غریبوں کو اور خراب حالات کی طرف دھلکنا ہے۔ اس اقتصادی حالات میں لگا تار پچھڑے پن کو چھپانے کے لئے جی ایس ٹی، لوگوں کے دل میں مذہب کی سیاست، مندر، مسجد کی سیاست اور انتقامی سیاست کو گھسانا چاہتی ہے۔ جہاں مذہب کے محبت میں اندھے ہو کر لوگ اپنی طرف دیکھنا، اپنی ترقی کی طرف دیکھنا بھول جائینگے۔ نریندر مودی اور بی جے پی کے ذریعہ ان کے ذریعہ کئے گئے وعدوں کو بھی بھول جائینگے۔ لیکن ہمارا یقین لوگوں پر ہے۔ میرا یقین ہے کہ آنے والے پارلیمانی انتخاب میں اپنے ووٹ کے ذریعہ بی جے پی سرکار کی بے وفائی کا صحیح جواب دینگے۔

ہندوستان کے زیادہ تر لوگوں کے روزگار، کاشتکاری پر منحصر ہیں۔ اس ملک کی ترقی دراصل کسانوں کی ترقی پر بھی منحصر ہے۔ بی جے پی کے محور حکومت میں کسان ہی سب سے زیادہ پریشانی کے شکار ہیں۔ اک طرف تو وہ قرض کے بوجھ کے تلے دبے ہیں تو دوسری طرف ان کو اپنی فصل پر واجب معاوضہ نہیں مل رہا ہے۔ اس حکومت کے دور میں ملک کی زرعی کاروبار پوری طرح برباد ہو گیا ہے۔ ملک کی زرعی، اقتصادیات اس حکومت کے دور ہی میں پوری طرح سے برباد ہو چکی ہے۔ اس حکومت کے دور میں ہی کاشتکاری کی ترقی میں کمی آئی ہے۔ حال میں ہی ترقی دو فیصدی سے بھی کم ہے۔

جو پچھلے تین دہائیوں میں سب سے کم ہے۔ پچھلے پانچ برسوں میں کسانوں کی اصل آمدنی (Real Income) میں ہر سال 1.3 فیصد کمی ہوئی ہے۔

فصل کی واجب قیمت نہ ملنے کی وجہ کر قرض کے بوجھ کی وجہ سے ملک کے کسان ہر سال خودکشی کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اسی درمیان مرکزی سرکار سال 2017 نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ سال 2013ء سے دیش میں ہر سال بارہ ہزار سے زیادہ کسان خودکشی کر رہے ہیں۔ جب پردھان منتری اپنے کو کسان کا حمایتی بتا کر پرچار کر رہے ہیں اسی وقت بی جے پی کے حکمراں ریاست مہاراشٹر میں کسانوں کی پریشانیوں کی تصویر صاف طور سے سامنے آئی رہی ہے۔ خود مہاراشٹر سرکار کے ذریعہ دی گئی اعداد و شمار کے مطابق ایک مارچ 2018ء 31 مئی تک وہاں 639 کسانوں کے خودکشی کی واردات ہوئی ہیں۔ مودی حکومت کے دور میں ایک طرف جہاں زرعی پیداوار میں کمی آئی ہے۔ تو دوسری طرف کسانوں کی خودکشی کے واردات بڑھ کر 42% پر ہو گئے ہیں۔

لیکن کسانوں کی خودکشی کی واردات بند کرنے کیلئے ان کو قرض سے آزادی دلانے کی بات آئی تب بی جے پی کی حکومت کے وزیر مالیات اپنی ذمہ داری سے دست بردار ہو جاتے ہیں۔ کسانوں کے احتجاج کی وجہ کر جب کوئی ریاست قرض کی معافی کا فیصلہ لیتا ہے تو مرکزی وزیر مالیات کھل کر کہتے ہیں کہ یہ ذمہ داری ریاستی حکومت کی ہی ہے اور قرض کی معافی کا فنڈ اسی ریاست کو مہیا کرنا پڑے گا۔ مرکزی حکومت یہ (Fund) نہیں دے گی۔ اصل میں مرکزی حکومت کسانوں کی پریشانیوں سے اپنا دامن بچا لیتی ہے۔ جیسے کہ ملک کے کسانوں کی بھلائی اور خودکشی سے روکنے کی کوشش کی ذمہ داری کی کوئی ذمہ داری مرکزی حکومت کی ہے ہی نہیں کسانوں کے قرض کی معافی کا کوئی حتمی فیصلہ نہ لینے کے ساتھ ساتھ بی جے پی سرکار کی دور حکومت میں دولتمند کارپوریٹ کے اربوں روپے قرض کی ادائیگی نہ ہونے پر بھی بی جے پی حکومت کے لئے کوئی پریشانی کا باعث نہیں ہے۔ ان کے ذریعہ کروڑوں روپے قرض لے کر نہ چکانے پر بھی مرکزی حکومت ان کا قرض کو معاف کر رہی ہے۔ دوسری طرف ان کو غیر ممالک میں بھاگنے میں مدد کر رہی ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جس ملک میں چھوٹے موٹے قرض کے لئے ہر روز کسان روزانہ خودکشی کرنے پر مجبور ہیں۔ اسی ملک میں حکومت دولت مند کاروباریوں کے کروڑوں قرض کو معاف کر رہی ہے۔ 2017 کے ستمبر تک National Bank کی عداد و شمار کے مطابق لگ بھگ دو لاکھ بیالیس ہزار کروڑ (2,42,000) روپئے اپنے کھاتوں سے مٹا دیئے گئے ہیں۔ پارلیمنٹ میں یہ جانکاری بی جے پی حکومت کے وزارت مالیات نے خود ہی دیئے ہیں۔ بینکوں نے اس بات کو مان لیا ہے کہ اس عظیم پیمانے کے قرض کو چکایا نہیں جائے گا۔

لیکن کس پر کتنا قرض ہے یعنی کس کے قرض کو بینک کے کھاتوں سے ہٹانا پڑا ہے پارلیمانی ریاست کے ذریعہ مالیات، حکومت ہند نے بتانے سے انکار کیا۔ قانون کے حساب سے یہ اعداد وشمار رازداری میں لکھا گیا ہے۔ بحث نہ کرنے کے لئے رازداری کی بات بتائی گئی ہے۔ اس بات پر کوئی شک نہیں کہ اس کے قرض کا بڑا حصہ دولت مند کاروباریوں کے ذریعہ لیا گیا قرض ہے اور بی جے پی حکومت کو ان کی طرف شرح ہونے کی وجہ کر قرض کی ادائیگی میں دلچسپی نہیں ہے۔

بی جے پی سرکار حکومت کا دارومدار پوری طرح جھوٹ پر ہے وزیراعظم نریندر مودی نے دعویٰ کیا تھا کہ 2022 تک کسانوں کی آمدنی دوگنی کر کے دکھائیں گے۔ اس دور حکومت میں کسانوں کی پریشانیاں کئی گنا بڑھی ہیں۔ زراعت کے سیکٹر میں ۳ Flagship اسکیم آئی مگر تینوں کی حالت خستہ ہے۔

کسانوں کی پریشانی کی وجہ ہم نے بی جے پی کی دور حکومیت میں کسانوں کے احتجاج کا سلسلہ دیکھا ان کی دور حکومت میں کسانوں کو حد سے زیادہ پریشانی اعداد وشمار سے ہی ظاہر ہے۔ جس کا پتہ NCRB کے اعداد وشمار کے مطابق چلتا ہے۔ سال 2014 میں پورے ملک میں 640 احتجاجی جلسے منعقد کئے گئے تھے۔ سال 2016 میں یہ بڑھ کر 4800 جلسے ہوگئے۔ سال 2018 میں اس میں کئی گنا اضافہ ہوا۔ ہم نے اسی درمیان دیکھا کہ BJP حکومت کے ذریعہ مدھیہ پردیش میں کسانوں کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر میں BJP حکومت نے بھی کسانوں کو دھوکا دیا۔ دراصل بی جے پی نے غریبوں کی ترقی کی بات کر کے حکومت میں آنے کے بعد غریبوں کو نظر انداز کیا۔ اور دولت مند کارپوریٹس کی مدد کی۔

نریندر مودی کے حکومت میں ملک نے بہت ہی بھیانک دور دیکھا۔ ملک کے خودمختار اور آزاد اداروں کو بی جے پی اپنے غلام میں تبدیل کر رہی ہے۔ ان اداروں کو بی جے پی اپنے سیاسی فائدے کیلئے استعمال کر رہی ہے۔ جمہوری نظام حکومت میں اپوزیشن کا بہت بڑا رول ہے۔ حکومت کی مخالفت کا حق، الگ اور مختلف رائے رکھنے کی آزادی پارلیمانی جمہوریت کا ایک جز ہے۔ اور دوسری طرف CBI اور RBI جیسی ملک کی خودمختار اور آزاد ادارے جمہوریت کے ستون ہیں۔ لیکن نریندر مودی کی حکومت میں یہ دونوں ادارے ہی بربادی سے ہمکنار ہیں۔

نریندر مودی کے بی جے پی حکومت کے دوران ہم نے دیکھا کہ دونوں آفات آمنے سامنے ہے۔ملک کی جمہوریت کو سر ختم کر کے ملک کو ایک مطلق العنان ملک بنانا چاہتے ہیں۔ جہاں حکمران کی ہر بات کو خم کر کے تسلیم کر لینا ہوگا ملک کی بیکراں عوام کو اور اپوزیشن کی جماعت سے مخالفت آنے پر ان کی آواز دبا دینا ہی آج اک معمول بن گیا ہے۔ نتیجتاً اس حکمت کے دور میں اپوزیشن کے ہر آواز پہ سوال اٹھ رہے ہیں۔اور جمہور کی بنیاد جو مختلف رائے اور آواز پہ منحصر ہے۔خطرے میں ہے۔

پورے ملک میں مختلف مرکزی ایجنسیوں کی کارکردگی دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے اس حکومت نے بدعنوانیوں کے خلاف جنگ شروع کی ہے۔ مگر گہرائی سے دیکھنے پر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ان اداروں کو بی جے پی اپنے مخالفین کو ڈرانے کیلئے بطور سیاسی ہتھیار استعمال کر رہی ہے۔ کیونکہ ہر بار یہی دیکھا گیا ہے کہ یہ ادارے ان ہی ریاستوں میں زیادہ متحرک ہیں جہاں بی جے پی کی مخالف پارٹی برسر اقتدار ہے اور بی جے پی رہنماؤں کے خلاف اٹھے الزامات کی تحقیق میں ان اداروں کی خاموشی پر تعجب ہے۔

ہم نے دیکھا کہ آسام میں قومی شہریت رجسٹر کی تیاری کے نام پر لاکھوں شہریوں کو ڈرافٹ رجسٹر سے باہر رکھا گیا ہے۔خبر رساں ایجنسیوں کے مطابق ۲۳ لاکھ ہندو، بنگالی مسلمانوں مقامی اسمیا، نیپالی، بہاری، اتر پردیشی اور تامل ناڈو جیسے وغیرہ ووٹرس فہرست سے باہر ہیں۔ سرکاری حکومت کی اس فیصلے کے خلاف میں نے آواز اٹھائی تھی۔ میں نے اپنی پارٹی سے ۸ رکنی وفد وہاں کے حالات کا جائزہ لینے بھیجی تھی۔مگر ان کو بی جے پی سرکار نے ایئرپورٹ سے باہر جانے نہیں دیا جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ہمارے اس وفد میں شامل خاتون ممبران سے توہین آمیز سلوک کیا گیا۔ بعد میں اس قومی شہریت رجسٹر کو لیکر پورے شمال ریاستوں میں زبردست احتجاج جاری ہے۔

بی جے پی کے حکومت میں پورے ملک میں اس طرح کی بدانتظامی جاری ہے۔بی جے پی اپنے دور حکومت میں پورے ملک کے عوام کو کنٹرول کرنا چاہتی تھی۔نگرانی نظر درازی کے ذریعہ یہ لوگ پورے ملک کے عوام میں ایک ڈر پھیلانا چاہتے ہیں کہ جس سے وہ حکمراں جماعت کی مخالفت کرنے پر دوبار سوچے کہ حکومت ان پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

Information & Broascasting Ministry نے اپریل 2018 کے فیس بک کے شعبہ کے تحت Twitter, Facebook اور WhatsApp پر نظر رکھنے کیلئے Social Media Commercial Hub تیار کرنے کا مرکزی حکومت نے منصوبہ بنایا یہ ایک ایسا Software تیار کرنا چاہتے ہیں جس سے digital world پر پوری طرح سے نظر رکھ سکے۔ Facebook, Twitter, WhatsApp پر کن مسئلوں اور موضوعات پر بحث کر رہے ہیں۔ Software کے ذریعے یہ معلومات بھی حاصل کرینگے۔صرف یہی نہیں بلکہ مرکز کے ان منصوبوں کے تحت E-mail کی معلومات بھی حکومت کر سکے۔حسب خواہش Twitter اور Facebook پر کسی کے مخصوص اکاؤنٹ کی نگرانی کر سکے ساتھ ہی اس نگرانی کے ذریعہ اپوزیشن حکومت کی کیا کیا برائی ہو رہی ہے اور عوام ان چیزوں سے کہاں تک متاثر ہیں۔یہ بھی جان پائینگے۔

سب سے حیران کن یہ ہے کہ حکومت کی نگرانی شہریوں کے دستوری حقوق میں مداخلت کرنا چاہتی تھی۔ذاتی رازداری کا حق ہمارے دستور کے بنیادی حقوق میں شامل ہیں لیکن ان بنیادی حقوق کو بالائے طاق پر رکھ کر اس نگرانی کے مہم کو چلانا شروع کیا تھا اور حکومت کے اس منصوبے کی ہم لوگوں نے زبردست مخالفت کی تھی۔ ہماری پارٹی سے ہی اس موضوع پر سپریم کورٹ میں معاملہ دائر کیا گیا۔ہم لوگوں نے کہا کہ حکومت سوشل میڈیا پہ شہریوں کی رازداری میں دراڑ ڈالنا چاہتی ہے اور نتیجتاً شہریوں کے بنیادی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے۔اور اس معاملے کی وجہ سے سپریم کورٹ میں مرکز کو پیچھے ہٹنا پڑا۔

شہریوں کے بنیادی حقوق کی پامالی کا مرکزی حکومت کا منصوبہ دسمبر ۲۰۱۸ میں بے نقاب ہوا۔وزارات داخلہ سے جاری ایک ہدایت کے ذریعہ اس ہدایت کے مطابق انفارمیشن ٹکنالوجی ایکٹ سیکشن 69/1 ملک بھر کے کسی بھی کمپوٹر پر مرکز کے دس ادارے نگرانی کر سکتے ہیں۔اس نئی ہدایت کے بعد نہ صرف email بلکہ کمپوٹر یا فون پر لوڈ کی ہوئی کیس طرح کی معلومات یا فوٹو کی نگرانی یہ ایجنسیاں کرا سکتی ہیں۔صرف اتنا ہی نہیں ہے، اس ہدایت کے مطابق اگر کسی کی نجی معلومات پر کوئی شک ہوتا ہے تو یہ ادارے اس فون یا کمپیوٹر کو ضبط کر سکتے ہیں۔اس اس کمپیوٹر یا موبائیل کے مالک سے پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے۔اگر وہ تفتیش میں ادارہ کے ساتھ تعاون نہ کرے تو اس شخص کو ۷ سال کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔

سوال یہ ہے، ایک جمہوری ملک کی سرکار کیا اسطرح شہریوں کونظر بند کرسکتی ہے؟ ملک کی عدالت عظمیٰ ،دستور ہند کے دفعہ 21 کے مطابق نجی رازداری کا حق قبول کیا گیا ہے ملک اگر حکومت یہ نگرانی چلاتی ہے تو عوام کی رازداری کے دستوری حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔قومی حفاظت کیلئے اگراس نگرانی کی بات کی جائے تو یہ حق مرکزی حکومت کے پاس پہلے سے ہی ہے۔اس موضوع پر ایک سے زیادہ مشنری حکومت کے پاس موجود ہے۔لیکن یہ اس نئی ہدایت کے نافذ ہونے پر کسی بھی عام انسان کی نجی زندگی میں حکومت برسراقتدار پارٹی مداخلت کرسکتی ہے۔بی جے پی حکومت انسان کوکوئی بھی آزادی یا نجی رازداری کا حق نہں دیتی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے بی جے پی غیر اعلانیہ طور پر ایک اور ایمرجنسی لاناچاہتی ہے۔

وزیر اعظم نریندرمودی نے اعلان کیا تھا کہ اگر انہیں حکومت ملتی ہے تو کشمیر میں امن ہوجائیگا۔کوئی بھی دہشت گرد ملک میں دہشت پھیلانے کی ہمت نہیں کرے گا۔لیکن ہم نے دیکھا کہ بی جے پی کے حکومت میں آنے کے بعد کشمیر میں بدامنی پہلے سے زیادہ ہوئی۔آئے دن ایک کے بعد ایک دہشت گردانہ حملوں میں ہمارے جوانوں کی جانیں گئیں۔حال ہی میں پلوامہ کے حملے میں ہمارے ۴۰ جوانوں کی جانیں چلی گئیں۔سب سے زیادہ حیرت کی بات ہے کہ اس حملے کے بارے میں خفیہ محکمہ کو اطلاع ہونے کے باوجود اس حملے کوروکا نہیں جاسکا۔ہمارے فوجی جوان جو بچائے نہیں جاسکے۔میرے ذہن میں تو یہ خیال آرہا ہے کہ ووٹ سے پہلے اپنی تمام ناکامیوں کوعوام کی توجہ ہٹانے کیلئے بی جے پی کا گیم پلان تونہیں ہے؟

پچھلے پانچ برسوں کی تاریخ میں بی جے پی کی دور حکومت میں لوگوں کودھوکا دینا نظر آرہا ہے۔اسی دوران عوام کی حالت دور ہوئی ہے۔اوراس حکومت کے دور میں ملک میں خودغرض اور کرپشن عروج پر پہنچے ہوئے ہیں۔

٭ مرکز کے اہم قانونی عہدوں پر بی جے پی کے خاص لوگوں کو بیٹھایا جارہا ہے۔ اس دور میں تعلیمی مراکز میں مرکزی حکومت کی مداخلت کی سازش کی جارہی ہے۔ حکومت میں اگر کسی دانشور نے مخالفت کی تو اسکے خلاف سازش کی جارہی ہے۔

بی جے پی سے منسلک دوست صنعت کاروں کو بڑی سہولیات دی گئیں اور انہیں قانون کے شکنجے میں آنے سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ انہیں بنکوں سے کڑوڑوں روپے دلوائے گے۔ اگر وہ صنعت کار بنکوں کے قرضے کو نہیں دے پارہے ہیں تو انہیں بیرون ملک نکل جانے کی کسی رکاوٹ کے بغیر آسانیاں فراہم کی جارہی ہے۔

بی جے پی حکومت، دیش پریم کے نام پر دہشت گردی کو بڑھاوا دے رہی ہے۔ اگر اسکے خلاف کوئی آواز اُٹھتی ہے تو اسے ملک کا غدار قرار دیا جارہا ہے۔ یہ تمام چیزیں ہی ہم نے اسی دور حکومت میں دیکھی ہیں۔ بی جے پی نے ملک میں ایسا ذہن بنایا دیا ہے کہ انکے خیالات ہی ملک کی خوشحالی ہیں اور اگر اس سے اتفاق نہیں کرتا تو وہ ملک کا غدار مانا جارہا ہے اور سبھی اسکی مخالفت میں اتر جارہے ہیں۔

ہم نے دیکھا مودی کے زمانے میں انسانی حقوق کی پامالی کا سایہ آگیا۔ مودی نے بھلے ہی سووچ بھارت کی بات کی تھی مگر صاف صاف عیاں ہے بھارت ان کے زمانے میں پاگل جلادوں کے لئے کھلا میدان ہوگیا ہے۔ ان کا سلوگن تھا سب کا ساتھ سب کا وکاس، لیکن آج بی جے پی ملک میں حب الوطنی کی سند بانٹ رہی ہے۔ اس بی جے پی کہ سنگھٹن جس کا دیش کی جنگ آزادی میں کوئی کردار نہیں تھا۔ جو ملک کی جنگ آزادی کی تحریک کی مخالفت میں تھے۔ دیش پریم کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ وہ پورے ملک میں انسانیت کو کچل کر ایک الگ ہی دیش پریم کی تحریک چلارہے ہیں۔ کسی شخص کو بھی ملک مخالف کا نام دیکر اس پر حملے کروارہے ہیں۔

مودی سرکار کے دور حکومت میں ہم نے انسانی حقوق کی پامالی دیکھی ہے۔ نریندر مودی نے سوچھ بھارت کی بات کہی تھی لیکن حقیقت میں پوری دنیا کے سامنے یہ واضح ہے کہ انکے دور حکومت میں یہ ملک جلاد صفت لوگوں کی آمجگاہ بن گیا ہے۔

ان کا نعرہ سب کا ساتھ سب کا وکاش لیکن پچھلے پانچ برسوں میں اس نعرہ کا مفہوم ہی الگ ہو گیا ہے۔ یکے بعد دیگرے مسلمانوں کا خون، دلتوں پر ظلم وستم سب کا ساتھ سب کا وکاس کی بجائے لاشوں کا اضافہ ہوا ہے۔ وقت کا تقاضا ہے اگلے لوک سبھا چناؤ میں سبھی سمجھدار لوگوں کو متحد ہو کر، تقسیم کی راج نیتی، نفرت کی راج نیتی کو دور کر کے نئے سرے سے بھارت کو بنانا ہے۔

اشتہار ۲۰۱۹ء ...14

پچھلے پانچ برسوں میں ترنمول کانگریس نے انسانی مخالف پالیسی کے خلاف تحریک چلائی ہے۔ہم کوڈرانے ،دھمکانے ،مقدمہ کرنے کے باوجود ہم نے زبردست مخالفت کرتے ہوئے ،تحریک چلائی ہے۔مرکزی حکومت کے عدم تعاون کے باوجود مغربی بنگال کی ماں،ماٹی،مانش کی ترنمول سرکار نے ترقی کا جھنڈا بلند کیا ہے۔مغربی بنگال آج ترقی اور بقاکے معاملے میں پورے ملک کوراستہ دیکھارہا ہے۔آج جہاں پورے ملک میں دو کڑوڑ روزگار کی کمی ہے اور بے تحاشہ بے روزگاری بڑھ رہی ہے وہاں مغربی بنگال میں برعکس نقشہ ابھر کرآیا ہے۔یہاں بے روزگاری میں ۴۰ فیصد کمی آئی ہے۔وکاس میں اور مختلف شعبوں میں دیش میں ہم نے سبقت حاصل کی ہے۔طالب علموں،جوانوں،نوجوانوں کو پورے ملک کی سطح پر روزگار فراہم کیا گیا۔SC/ST/OBC،آدیواسی اقلیتی افراد کے لئے مختلف جگہوں کو انہیں دیاجائیگا۔اسکے علاوہ نوکریوں میں خواتین کوترجیح دی جائے گی۔

بی،جے،پی کے تشدد اور غارت گری کی سیاست کے خلاف ہم نے مغربی بنگال میں فرقہ ورانہ ماحول کوخوشگوار بنایا ہے۔میں اور میری پارٹی کے لوگ عوام کے قریب رہتے ہیں اور مستقبل میں بھی ساتھ رہنگے ۔اسی لئے ملک کے عوام سے گذارش ہے کہ آئندہ لوک سبھاالیکشن میں جہاں جہاں ہمارے امیدوار ہیں انہیں جیت دلائیں اورزخم کوبھر کر نئے بھارت کی تعمیر میں ہمارے ساتھ رہیں۔جہاں جہاں ہم الیکشن نہیں لڑرہے ہیں وہاں بی،جے،پی مخالف گروپ کو جیت دلائیں اور بی،جے،پی کورد کردیں اور پورے ملک میں ہم خیال لوگوں کے ساتھ مہا گٹ بندھن بنائیں۔

آئندہ لوک سبھا الیکشن ،تاریخ میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس چناؤ میں ہم مستقبل کا لائحہ عمل کریں گے۔آنے والی نسلوں کو ہم کیا تحفہ دینگے یہ طے کرنا ہے۔ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں،یاتو ہم سیکولر،ہمدرد،انسان دوست،اچھی ذہنیت اور مناسب اقدار کے لوگوں کو لائیں یا پھر تنگ نظر،فرقہ پرست،جنونی ذہنیت کے لوگوں کو۔ہم بھارت کے قدیم تہذیب و اقدار کو چاہتے ہیں تو ہمیں متحد ہوکران فرقہ پرست،کٹرپنتھی اور انسان دشمن طاقتوں کورد

کرنا ہوگا۔ اگر ہم خود کو ملک سے محبت کرنے والا، سمجھتے ہیں تو اس کی تہذیب و اقدار کی حفاظت ہمارے ہاتھ میں ہیں۔ اور اگر ہم نفرت پھیلانے والی طاقتوں کے آگے جھک جاتے ہیں تو ہمارے بزرگوں نے جن اقدار اور تہذیب کو بہت محنت و مشقت سے بنایا تھا ان کی شکست ہو جائیگی۔ ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ جمہوریت، کشادہ، اجتماعیت اور سبھی مذاہب کا احترام کرنے والا ملک بھارت بنائیں۔

بری طاقتوں کو شکست دیکر ایک نئے بھارت بنانے میں کل ہند ترنمول کانگریس نے اہم کردار ادا کیا ہے اور مستقبل میں دیش کی ترقی کا راستہ مغربی بنگال ہی دکھائیگا۔ اچھی طرح حکومت چلانے کی مثال مغربی بنگال ہے۔ ہمیں تقریروں میں ڈنکا پیٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری کامیابی ہماری پہچان ہیں۔

طلباء، نوجوان، نئی نسل میں ہمارے مستقبل ہیں۔ انہیں اہمیت دیتے ہوئے انہیں ترقی کے راستوں پر اور روزگار میں شامل کر کے آگے بڑھنا ہوگا۔

بنگال اس معاملے میں پورے ملک کو راستہ دکھا رہا ہے۔

خواتین کو اہمیت دیتے ہوئے، انہیں پورے ملک میں بنگال کی ترقی میں انہیں آگے بڑھنا ہوگا۔ دلتوں کو آگے بڑھانا اور ان کی عزت و حرمت کو اہمیت دیتے ہوئے انہیں سماج میں مناسب مقام دینا ہماری ذمہ داری ہے۔

آدی واسی بھائی بہنوں جو نجی زمین کا حق، پٹے کا حق، امن و سکون کا حق، روزگار کا حق، مادری زبان کا حق و جنگل کا حق کے علاوہ انکی اپنی زبان آل چیکی، کوڈوک کو مناسب حق دیا گیا ہے اور مستقبل میں انکے حقوق کی حفاظت کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

اقلیتی بھائی بہنوں اور پسماندہ طبقہ OBC کے جانوں کی حفاظت، مذہبی رواداری اور انکی ترقی ہماری خاص ترجیح ہے۔ مغربی بنگال میں ہم نے ان سب کاموں کو انجام دیکر اسے ثابت کیا ہے۔

مغربی بنگال کے سبھی طبقوں کے لوگ جو تعلیم و سماجی طور پر پیچھے ہیں۔ وہ بھی اس سماج میں سوامی وویکانند میرٹ کم مینس، کنیا شری سے جو بوشری، جو بوشری سے شبوج ساتھی، شبوج ساتھ سے روپوشری، روپوشری سے سم بیتھی سب کو برابری کا درجہ مل رہا ہے۔

سبھوں کیلئے غذا، لباس، رہائش، روزگار، ہمارے خاص مقاصد ہیں۔ اسی وجہ سے مغربی بنگال میں ۲ روپے کیلو چاول، اسپتال میں مفت علاج کرنا ممکن ہوسکا ہے جن پر ہمیں فخر ہے۔ ریاست میں ساڑے آٹھ کروڑ افراد ''کھاد و ساتھی'' سے فیضیاب ہورہے ہیں۔ اسکے علاوہ سارے سات کروڑ لوگوں کو ''سا ستھو ساتھی'' سکیم کے ماتحت جوڑا گیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت سرکاری اسپتالوں کے علاوہ غیر سرکاری اسپتالوں میں بھی بغیر خرچ کے علاج ممکن ہوسکا ہے۔ اس ضمن میں عورتوں کو اسمارٹ کارڈ دیا جارہا ہے۔

خواتین کو خود کفیل کرنے کی غرض سے کنیا شری دنیا میں سرفہرست ہے اور اس کے سہارے خواتین آگے بڑھ چکی ہیں۔

کھیتی وصنعت، اتکرش بنگلہ، سے ''سنسکرتی بنگلہ'' ہم سب سے آگے ہیں۔ میدانی خطے پہاڑ تک ہمارا مقصد عام ترقی ہے۔ دارجلنگ، کالمپونگ، میریک، کارشیانگ کے ساتھ پورا پہاڑ میدانی خطے میں مستقل ترقی کا راستہ نکالا جائے گا۔

صرف بنگال میں نہیں بلکہ بیرونی ریاست میں بھی اگر ترنمول کانگریس اپنی شاخوں کو پھیلاسکی تو وہاں کے عوام کو بھی یہ سہولیات مہیا کرائی جائیگی۔

مودی سرکار کے جانے کا اعلان ہوگیا ہے۔ آپ کے تعاون اور آشیرواد، نیک خواہشات اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ نئی حکومت آنے پر متحد بھارت، ترقی یافتہ بھارت، جمہوری بھارت نئے سرے سے بنے گا جہاں فرد واحد کی حکومت کی کوئی جگہ نہیں ہوگی۔

طلباء، نوجوان، کسان، مزدور، کھیت مزدور، خواتین، اقلیتی افراد، آدی واسی دیگر پسماندہ طبقات، ہندو، بودھ، سکھ جین، پارسی، مسلمان، عیسائی سبھی مذاہب کے لوگوں کو شامل کر کے کشمیر سے کنیا کماری، بندھ پربت سے دوارکا، نالندہ سے وارانسی، جے پور سے بنگلہ، آسام سے اتر پور بانچل، جھارکھنڈ سے اڑیسہ، اتر سے دکھن، پورب سے پچھم، درمیانی خطے سے اتر پور بو بھارت، ساگر سے پہاڑ، جنگل محل سے سادھیر اتر بنگو، سب جگہ ماں، ماٹی، مانش کا نام دیکھ کر

ہم لوگوں پر آپ کا یقین آشیرواد، وفا، نیک خواہشات، بنگہ سر بو بھارتی، ترنمول کانگریس کے امیدواروں کو ہر ایک سیٹ پر ایک قیمتی ووٹ دیکر کامیاب کریں۔ آسام، جھارکھنڈ، اڈیسہ، انڈمان، بہار کی ریاستوں میں جہاں بھی ترنمول کانگریس کے امیدوار کھڑے ہیں ۔ جہاں پر آل انڈیا ترنمول کانگریس کے امیدوار مقابلے میں نہیں ہیں وہاں بی جے پی مخالف مقامی امیدوار کو ووٹ دیکر کامیاب کریں۔ اسی کے ساتھ بی جے پی اور دوسری سیاسی جماعتوں کی چالاکیاں، سازشوں، غلط تشہیر، مالی طاقت، پٹھووہ وغیرہ کو مات دیکر ہمیں آپ خدمت کا موقع دیں۔ Common Minimum Programme کے مطابق، متحدہ ہندوستان (United India) ہمارا وعدہ ہے۔ ترقی اور خوشحالی کی طرف بنگال راہ دکھائیگا۔

سبھی مذہب کے ساتھ متحد ہو اور ہمہ وقت ترقی کی راہ پر گامزن
آپ کی دعاؤں کے ساتھ۔

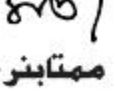

ممتابنرجی

صدر
آل انڈیا ترنمول کانگریس

مودی حکومت کی
ناکامی اور خسارہ کے
پانچ سال کی دلیل

اشتہار ۲۰۱۹ء ...19

تابعدار خبر رساں ایجنسی (میڈیا) اور شاطرانہ جھوٹ کے ذریعہ انتہائی ناکامیوں کو پس پردہ نہیں رکھا جا سکتا۔ ناکامیوں کی چند مثالیں:

1۔ مودی کے اقتدار میں رہتے ہوئے ہندوستان کے کسانوں کی زبوں حالی کا جائزہ۔

(الف) مودی کے دورِ حکومت میں ملک کے کسانوں کو بدحالی کے دور سے گزرنا پڑا جو کہ انتہائی شرم آمیز بات ہے۔ زراعت کی معاشی پالیسی تہس نہس ہو کر رہ گئی ہے۔ جنھیں یقیناً تعجب ہوگا لیکن یہ بالکل حقیقت ہے کہ 2014 سے 2016 تک کے معیاد میں ملک کے 36,420 کسان مودی حکومت کی پالیسی سے تنگ آ کر خودکشی کرنے پر مجبور ہو گئے۔ خودکشی کرنے والے کسانوں کی شرح اس قدر ہے کہ مودی حکومت اس کی صحیح تعداد بتانے سے گریز کر رہی ہے۔ یا اس معاملے کو دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔

(ب) یہ انتہائی شرمناک بات ہے کہ مودی حکومت کی ابتداء کے 4 برس میں زرعی GDP کی اضافی شرح میں بے تحاشہ کمی آئی ہے۔ مودی کے اقتدار میں آنے سے قبل جہاں یہ شرح 5.2 فیصد تھی وہیں ابیہ شرح گھٹ کر محض 2.5 فیصد ہو گئی ہے۔ وہیں اکتوبر تا دسمبر 2017 سے اکتوبر تا دسمبر 2018 کے درمیان کسانوں کی آمدنی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ مودی کے حکومت میں آنے سے قبل کسانوں کی آمدنی 9.12 فیصد تھی جواب محض 2.5 فیصد رہ گئی ہے۔

مودی نے 2022-23 سال کے درمیان کسانوں کی آمدنی کو دگنا کرنے کی بات کی تھی وہیں ریاست مغربی بنگال میں سال 2010-11 سے سال 2017-18 کے مالیاتی سال کے درمیان ہی کسانوں کی آمدنی 91,020 روپے سے بڑھ کر 2,91,000 روپے ہو گیا ہے جو کہ ۳ گنا ہے۔

(ج) سال 2013-14 میں جہاں زراعتی درآمدات زیادہ سے زیادہ 42.5 ارب امریکی ڈالر تھا۔ وہیں مودی حکومت کے آنے کے بعد اضافی شرح میں کمی آئی ہے۔

اس کے ساتھ ہی برآمدات کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے اور کسان کی مشکلات بڑھ رہی ہے۔

اشتہار ۲۰۱۹ء ... 20

سال 14-2013 میں برآمد اضافی 25 ارب امریکی ڈالر تھا۔ وہیں 18-2017 میں یہ 10 ارب امریکی ڈالر پر کم ہو کر بند ہوا ہے۔

اس کے ساتھ ہی سال 14-2013 سے ملک میں زرعی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے۔ فصل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اور کم وبیش تمام سطح پر منافع کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔

کاشت کاری کے میدان میں ناپسند اعداد و شمار سے کسانوں کی ابتر صورت حال سے واضح طور پہ مودی کی اقتدار جماعت کی ناکامی جھلک رہی ہے، اور اس بھیانک صورت حال کے پیش نظر ملکی پیمانے پر سانوں نے سڑک پر اتر کر مظاہرہ کرنے کا فیصلہ کیا جو کہ کسانوں کا جمہوری حق ہے۔ مودی کے دامن پر مجبور کسانوں کے خون کے دھبے ہیں۔

2۔ مودی کے دور اقتدار میں بدعنوانی عروج پر: کھایا اور کھانے دیا

(الف) رافیل بدعنوانی۔

مودی حکومت اقتدار میں آنے کے بعد یہ اعلان کی تھی کہ 'نا کھاؤں گا، نا کھانے دوں گا'۔ لیکن حقیقت سب کے سامنے آ گئی۔ 'خود بھی کھایا، اور کھانے بھی دیا'۔ مرکزی حکومت کیہر سطح میں انتہائی بدعنوانی کی شاخ پھیل گئی ہے۔ رافیل بدعنوانی کے واقعہ میں انیل امبانی کے ہاتھوں 30,000 کروڑ روپے کا براہ راست منافع دینے کے لئے وزارت دفاع کے تمام قاعدے اور قانون کو بالائے تاق رکھنے والے اصل گنہگار وزیراعظم ہی خود ہیں۔

جدید بھارت کی تاریخ میں یہ سب سے بڑی بدعنوانی ہے۔

(ب) ایم ایس ایم ای 59 منٹ قرض بدعنوانی۔

اس بدعنوانی کی نوعیت کو لیکر کم بحث کے باوجود ایم ایس ایم ای 59 منٹ قرض سب سے زیادہ شرمناک بدعنوانی میں سے ایک ہے۔ قرض درخواست کی آن لائن پروسیسنگ کیذمہ داری کیپیٹا ورلڈ نامی احمد آباد کی ایک فین ٹیک کمپنی کو دینے کے لئے ضوابط کی پیروی نہیں کی گئی ہے۔

ضابطے کے خلاف اس تقرری کے نتیجے میں کیپٹا ورلڈ درخواست دھندگان اور بینک کے پاس سے صرف روپے نہیں لے گی ساتھ ہی اس کے ہاتھوں میں بے شمار لوگوں کے ذاتی دستاویزات، اطلاعات کا غلط استعمال ہوسکتا ہے۔

کیپٹا ورلڈ کو یہ ذمہ داری دینے کے متعلق جانچ ہونے کی ضرورت ہے اور یہ بھی بتایا جائے کہ اس بد عنوانی میں کتنے روپے کا خرد برد ہوا ہے۔

دراصل بی جے پی کی حکومت والی تمام ریاستیں ہی بدعنوانی کا شکار ہیں۔ وہاں نہ انتظامیہ کا تصور ہے اور نہ قانون۔

3۔ مودی کے اقتدار میں بھارت بینکنگ کے میدان میں بے تحاشہ نقصان۔ این پی اے اور چوری میں بے تحاشہ اضافہ۔

(الف) مودی کے دور میں بھارت کے وسیع بینکنگ شعبے پر آفت اور حملے کے آثار نمایاں۔ اس شعبے میں بدعنوانی کا آکڑا ملک کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔

(ب) جو خوفناک واقعہ، 2014 میں گزرا اس سے ملک کے بینک شعبے میں بھونچال آ گیا۔ بینک کے ناکارہ سرمایہ (NPA) کی رقم 2 لاکھ کروڑ (2,09,840 کروڑ روپے) سے بڑھ کر 2017-18 میں 10 لاکھ کروڑ (10, 36,187 کروڑ روپے) ہوگئی تھی۔ یعنی کہ مودی حکومت کے آنے کے بعد سے بینکنگ سیکٹر کے NPA میں ۵ گنا اضافہ ہوا ہے۔

اس اطلاع سے واضح ہوگیا ہے کہ مودی اقتدار میں بینک کی حالت پریشان کن رہی۔

(ج) اس سے بھی زیادہ شرمناک واقعہ بھی گزرا ہے۔ بڑے بڑے صنعت کار بینک سے روپے کی جعلسازی کر کے غیر ملکوں میں فرار ہو گئے ہیں۔ جو بھارت کی پہنچ سے باہر ہے۔ اس معاملہ کی پردہ پوشی کے بعد بھی جب یہ خبر منظر عام پر آئی تو ایک صنعت کار کے نام کے لک آؤٹ نوٹس کو روک کر اس کے بدلے ''خبر دینے'' کی نوٹس کے ذریعہ CBI نے اسے بھاگ جانے میں مدد کی۔

اس کی وجہ سے وہ صنعت کار بیرون ملک جانے میں کامیاب ہوگیا۔ مودی کی حکومت میں CBI کو ''لک آؤٹ'' نوٹس کو بدل کر کس نے اس صنعت کار کو بھاگ جانے میں مدد کی۔ اس واردات کی تفتیش کی جانی چاہئے۔

(د) آر بی آئی (RBI) کی جانب سے دی جانے والی اطلاع کے مطابق مودی کے زمانے میں مئی 2018 تک گزشتہ پانچ برسوں میں کم وبیش 1 لاکھ کروڑ روپوں کا کل 23,000 ہزار بینکوں سے جعلسازی کے واقعات رونما ہوئے ہیں۔

4 ۔ مودی کے وقت میں نوٹ بندی۔ عام لوگوں کے حق میں بیحد تکلیف دہ فیصلہ

(الف) 8 نومبر 2016 کو نریندر مودی نے اچانک سے تباہ کن نوٹ بندی کے فاصلہ کا اعلان کیا۔ اس فیصلے کے زیر اثر ملک کے لاکھوں لاکھ کسانوں کی زندگی اجیرن بن گئی اور انہیں حتمی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا، غیر منظم شدہ شعبے میں اربوں ارب کاروباریوں کو مودی کی نوٹ بندی کے فیصلے سے مصیبت درپیش آئی۔ اس فیصلے کے نتیجے میں چھوٹے اور درمیانی صنعتکاروں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ منسوخ شدہ نوٹ کا 99.3 فیصد تو بینک میں واپس آ گیا۔ لیکن عام طور پر یہ شبہ ہونے لگا کہ دراصل یہ نوٹ بندی کا فیصلہ بلیک منی کو وائٹ منی میں تبدیل کرنے کا ایک وسیلہ تھا، اور یہ ایک عظیم الشان اسکینڈل ہوا ہے۔ حکومت ھند نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ 3 لاکھ سے بھی زائد بینک آکاؤنٹ کا حساب نہیں ملا ہے۔ کم وبیش 80,000 کیس مودی حکومت اپنے ماتحت لینے کے بعد بھی ایک بھی ایسے شخص کو حراست میں نہیں لے پائی جو اس بلیک منی کا ذمہ دار ہے۔

(ب) نوٹ بندی کے نتیجے میں لاکھوں لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ جی ڈی پی کا اضافے میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اور یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ خزانہ میں خسارہ، جی ایس ٹی جمع کرنے میں گراوٹ آئی ہے، روزگار کے مواقع میں کمی، کسانوں کی خودکشی، درآمدآمیں کمی، چھوٹے کاروباریوں کو مصیبت درپیش، اور غیر منظم سیکٹر میں حالات خراب سے خراب، اور اس کے نتیجے میں لاکھوں لاکھ لوگوں کی زندگی میں آفت آ گئی ہے۔

5۔ نوٹ بندی کی تباہ کاری کے ساتھ غیر منظم طور پر جی ایس ٹی کا نفاذ اوراس کے ذریعہ مودی سرکار کی جھوٹی بہادری کے مظاہرے: عام لوگوں کو دگنی پریشانی کا سامنا۔

(الف) نوٹ بندی کے بھیانک فیصلے کے ساتھ ساتھ بدحالی لے کر غیر منظم طور پرGSTلاگو کرنے کا فیصلہ لیا۔دراصل پارلیمنٹ کے سنٹرل ہال سے سینہ ٹھونک کرGST کا اعلان کرنا سیاسی فائدہ اٹھانے کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

مناسب ضوابط تیار کئے بغیر ہی GST کا لاگو کرنا بھارت کے چھوٹے اور درمیانی صنعت کاروں کو بربادی کی طرف دھکیل دیا۔

علاوہ ازیں، ناکافیGST Network(GSTN)نے کافی تعداد میں کالے دھن اور ہوالا لین دین کو جنم دیا ہے۔نقلی انوائس انپٹ ٹیکس کریڈٹ لیا جارہا ہے جو کہ کالا دھن تیار کرنے میں مدد دے رہا ہے۔

(ب) مغربی بنگال نے ان تمام موضوعات پر مرکزی حکومت کو اس سے قبل ہوشیار کیا تھا اور نیک مشورہ بھی دیا تھا کہ جولائی 2017 سےGST کی شروعات نہ کی جائے۔لیکن مرکزی حکومت کی اب نیند کھلی اور عوام کو دیکھانے کے لئے مختلف جگہوں پر تلاشی مہم چلارہی ہے۔لیکن بالآخر یہ بات واضح ہوہی گئی کہ مودی حکومت کی کم ذہنی اور نااہلی سے درحقیقت ملک کے غریب اور چھوٹے صنعت کار اور محنت کش عوام کو بہت زیادہ نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

6 ۔مودی کے اقتدار اعلیٰ میں بے روزگاری میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔جس سے غریبوں کو بے تحاشہ نقصان پہنچا ہے۔

(الف) مودی حکومت کے دور میں بے روزگاری کی شرح میں اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے بہت سارے کنبوں کو آفت ونقصان کا سامنا کرنا پڑا۔نوٹ بندی اور بنا انفراسٹرکچر کےGST کی نفاذ کی وجہ سے ملک میں بے روزگاری کی شرح بہت زیادہ بڑھی ہے۔

سال 2017 میں جہاں بے روزگاری کی شرح 4.50 فیصد تھی وہیں 201`8 میں 5.96 فیصد ہوگئی ہے۔ سینٹرفور مونیٹرنگ انڈین اکانمی کی اطلاع اپنے معنی میں ہی بے حد خوفناک ہے۔ اس اطلاع کے مطابق سال 2018 میں 1.1 کروڑ (گیارہ ارب) لوگ روزگار سے محروم ہوئے ہیں اور یہ بہت ہی تکلیف دہ ہے کہ نوکریاں کھونے والوں میں زیادہ تر دیہی اور غیر منظم سیکٹر کے افراد شامل ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک میں بے روزگاری میں اضافے کے سبب بے شمار نوجوانوں کو نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ اور یہ ہندوستان کی معاشی بدحالی کا نمونہ ہے۔

(ب) وہیں دوسری طرف مرکزی حکومت کی لیبر بیورو کی جانب سے جاری رپورٹ کے مطابق سابقہ کئی برسوں کے مقابلے مغربی بنگال میں بے روزگاری کی شرح میں خاصی کمی آئی ہے۔ اور یہ حکومت مغربی بنگال کا مثبت قدم ہے۔ مرکزی حکومت کی جانب سے جاری رپورٹ کے مطابق 2012-2013 سے 16-2015 کے مالیاتی 4 سال میں مغربی بنگال میں بے روزگاری میں 40 فیصد کی کمی آئی ہے۔

مغربی بنگال کی اس کامیابی کے پیچھے لیبر انٹینسیو شعبہمیں مثبت اور ہوشیار نگاہ اور ہنرمند روایت اور اسی کے ساتھ جی ڈی پی کی اضافی شرح پر ہماری خاص نظر ہے۔

مرکزی حکومت کی عوام مخالف پالیسی جو روزگار کے مواقع پیدا نہیں کرتی بلکہ بے روزگاری میں اضافے کی سمت گامزن ہے۔ اسی کے برعکس مغربی بنگال نے روزگار کے مواقع پیش کر کے بیداری لائی ہے۔ یہ بھی دراصل مودی حکومت کی ناکامی کی دلیل ہے۔

7 ۔ باتوں کی پھول جھڑی پیش کرنے کا ہنر رکھنے والے مودی حکومت گنگا کی صفائی منصوبے میں ناکام:

(الف) مودی اپنے جذباتی نمائش اور اس کی تشہیر کر کے ''گنگا'' کو ماں کا لقب دینے میں یقیناً کامیاب ہوئے لیکن اسی کے برعکس ''گنگا صفائی پروجیکٹ'' میں مودی حکومت مکمل طور سے عوام کے نزدیک ناکام ثابت ہوئی۔

ملک کےعوام کی نگاہ میں رہنے کے باوجودعوام کولفظوں کا بہلا وا دینے کی وجہ سے مودی ''نمامی گنگا'' میں ناکام ثابت ہوئے۔

(ب) ماحولیات کی حفاظت کے تیئں مودی کی ناکامی واضح طور پہ عیاں ہوگئی۔انوارنمنٹل پرفارمینس انڈیکس کے مطابق عالمی پیمانے پر 180 مملک کے درمیان ہندوستان کا مقام 170 ہے۔اور یہ انتہائی شرمناک بات ہے۔

8۔ میک ان انڈیا میں مودی حکومت بدنظمی کا شکار۔سرمایہ کاری کی اضافی شرح میں سب سے نچلی سطح پر:

(الف) ملک میں سرمایہ کاری اور سرمایہ میں اضافہ کے لئے مودی حکومت نے میک ان انڈیا کا نعرہ دیا تھا۔مرکزی حکومت کی جانب سے جاری اطلاع کے مطابق یہ ثابت ہوگیا ہے کہ یہ نعرہ جھوٹ کے علاوہ کچھ نہیں اور حقیقت میں مودی حکومت ناکامی کی تصویر بن کر رہ گئی ہے۔

(ب) ملک کی گراس فکسڈ کیپٹل فورمیشن (جی ایف سی ایف) کے ذریعہ سے سرمایہ کاری میں کمی یا اضافہ کی پیمائش ناپی جاسکتی ہے۔اس پیمائش نے نوٹ بندی، جی ایس ٹی اور مودی سرکار کی پول کھول کر رکھ دی اور ہر زاویے سے غلط ثابت کردیا۔

نوٹ بندی، جی ایس ٹی اور مودی حکومت کی بہت ساری غلط پالیسیوں کی وجہ سے سرمایہ کاری کے اضافی شرح کی رفتار کو بری طرح سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ 17-2016 میں سرمایہ کاری کے اضافہ کی رفتار 10.14 فیصد تھی اور 18-2017 میں اضافے کی رفتار میں اچانک گراوٹ آئی اور یہ رفتار 7.63 فیصد پر پہنچ گئی۔اس اطلاع سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مودی کا میک ان انڈیا کا نعرہ مکمل طور سے ناکام رہا۔

(ج) اطلاع کے مطابق مودی کے دوراقتدار میں بھارت میں براہ راست غیرملکی انویسٹمنٹ کے معاملے میں حالات انتہائی مایوس کن رہا۔

ایک طرف نریندر مودی ملک کے عوام کے محنت کے پیسوں سے یکے بعد دیگرے 55 مہینوں میں کل 92 ممالک کا دورہ کر کے غیرملکی دورہ کا ریکارڈ کیا ہے۔اوراس کے لئے مودی نے کئی ہزار کروڑ روپے کا خرچ کرڈالا۔انہوں نے عوام کو بتایا تھا کہ اس دودورہ کے پس پرہ غیرملکی انویسٹمنٹ

کی تجویز ملے گی۔اعلانیہ طور پر مودی نے یہ بات بڑے فخر سے کہی تھی پر حقیقت میں یہ ڈھول کا پول ثابت ہوا۔اوراس دورہ سے ہندوستان میں تجارت کا فروغ تو درکنار ملک کے عوام کا ٹیکس کا پیسہ بھی مودی نے ضائع کردیا۔

ریزروبینک آف انڈیا کے دستاویزات کودیکھنے کے بعد یہ پتا چلتا ہے کہ فورین انویسٹمنٹ لانے کا پختہ دعویٰ بالکل کھوکھلا اور جھوٹ ثابت ہوا۔2015-16 سال میں ہندوستان میں ایف ڈی آئی کی اضافی شرح27.28 فیصد تھی۔اورمودی کے دوراقتدار میں سال 2016-17 میں وہی5.99فیصد کم ہوگئی۔لیکن 2017-18 سال میں مزید ایک قدم6.60 اور پیچھے کی طرف آ گئی۔

آر بی آئی کی اطلاع کے مطابق جو پوشیدہ راز تھے وہ ظاہر ہو گئے۔بیرون مما لک سے کالا دھن واپس لانے میں بھی مودی حکومت مکمل طور سے نا کام ثابت ہوئی ہے۔اوراس کے بعد میک ان انڈیا کا نعرہ محض جھوٹی تشہیر کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

9۔ شہری حقوق بل۔مودی حکومت کی نااہلی اورنا کامی کی زندہ مثال

(الف) شہری حقوق سے متعلق مودی حکومت کی گھریلو پالیسی جیسے سٹیزن شپ (امینڈمنٹ بل)، آسام کا نیشنل رجسٹرار آف سٹیزنس (این آرسی)، اروناچل پردیش کا پرمانینٹ ریسیڈنٹ سرٹیفیکیشن (پی آرسی) نے شمال مشرقی ریاستوں کی امن وامان کونست ونابود کردیا،اور مستقبل قریب میں بھارت کے تمام ریاستوں میں افراتفری جیسے حالات پیدا کرنے کی حتمی کوشش کی جارہی ہے۔

(ب) شہریت کے معاملے میں غیر منصفانہ فیصلے کی وجہ سے مودی حکومت نا کام ہے۔اوراسی کولیکر شمال مشرقی ریاستوں میں امن وامان کی فضا غارت ہوچکی ہے۔اور وہاں کے بے شمار لوگوں کوغیر یقینی مستقبل کی جانب ڈھکیل دیا گیا۔

(ج) یہ مودی حکومت کی نااہلی اورنا کامیابی کی ایک زندہ مثال ہے۔

10۔ مختلف عوامی جلسوں میں وزیراعظم نے اپنے مختلف منصوبے کی کامیابی کے متعلق بے بنیاد دعوے پیش کیے۔ مودی کے بے بنیاد دعوے کی جھوٹی تشہیر کی جیتی جاگتی عکاسی ذیل میں درج ہے۔

(الف) دیہی صحت۔خدمات اور سواچھ بھارت مشن۔دیہی
(ب) اجلا یوجنا ۔ کے تحت ایل پی جی کنکشن
(ج) دیہی علاقوں میں بجلی کی فراہمی
(د) براڈ بینک نیٹ ورک
(ہ) بنک اکاؤنٹ کھولنے کی تعداد

دھلی میں آج درکار
عوامی سرکار

بھارت میں عوام کے حق کے لئے
آل انڈیا ترنمول کانگریس کی اپیل

ملک کی موجودہ صورت حال اور خطرناک حالات کے پیش نظر پہلے اور دوسرے سیکشن میں آل انڈیا ترنمول کانگریس کی جانب سے ملک کے عوام کے لئے یہ اشتہار جاری کیا جارہا ہے۔

اس وقت ہملوگوں کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ ملک کو تقسیم،نفرت،اور آمریت سے بچانا ہے۔ملک کی تاریخ میں سات رنگی قوس قزح کو قائم کرنا ہی ہماری ذمہ داری ہے۔

.1۔ ہمارا یقین ہے کہ جمہوری سیاست میں تمام لوگ مذہبی سطح پر عزت واحترام کے ساتھ برابری کا مقام رکھتے ہیں۔

.2 ۔اس لئے ہمارا یقین سیکولر بھارت کی تشکیل میں ہے۔

3 ۔ ہمارے دستور میں واضح ملک کے فیڈرل کیرکٹر میں ہمارا یقین ہے۔ملک کی ترقی اوفروغ کے لئے ضروری ہے کہ ریاست بھی طاقتور اور توانا ہوں۔اس کے ساتھ ہی ہندوستانی دستور میں یہ ہے کہ ہمارے ملک میں مرکزی حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ مثبت اور منصفانہ سوچ کا حامل ہو۔

4۔ جب ہملوگ شمولیت کی بات کرتے ہیں تو یہ ہمارے لئے ازحد ضروری ہے کہ ہم اپنے ملک کی سب سے بڑی طاقت اقلیتی طبقہ شیڈیول کاسٹ،شیڈیول ٹرائب،اوراوبی سی کو اس میں شامل کریں۔لیکن بیشتر مواقع پر ہمارے سماج میں معاشی اور سیاسی پالیسیوں کے تحت مذکورہ طبقات کو نظرانداز کیا گیا ہے۔

5۔ پختہ طور پر ہمارا یقین ہے کہ ہماری قومی پالیسی کے تحت ملک میں رہنے والے تمام پسماندہ طبقہ کو مین اسٹریم میں لائیں اورانہیں احترام دیں۔جوگزشتہ 5 برسوں میں مودی حکومت نیہ باد کردیا ہے۔

ہماری ریاست مغربی بنگال میں اقلیتوں کے لئے ہمہ جہت ترقیاتی کام کو فروغ دیا گیا ہے۔

اقلیتوں کی فلاح و بہبود اور اقلیتی طلباء وطالبات کے درمیان ہماری ریاست مغربی بنگال نے وظائف کی تقسیم عمل میں لاکر ہندوستان میں سرفہرست مقام حاصل کیا ہے۔2 کروڑ3 لاکھ اقلیتی طلبہ میں5,257 کروڑ روپے کا تعلیمی اسکالرشپ دیا گیا۔

اقلیتی طبقہ کو کاروباری طور پر مستحکم بنانے کے لئے قرض کی فراہمی میں مغربی بنگال، ملک کی دیگر تمام ریاستوں میں سرفہرست مقام پر فائز ہے۔8لاکھ سے بھی زائد اقلیتی مردوخواتین میں روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لئے1300 کروڑ روپے سے بھی زائد کا قرض تقسیم کیا گیا۔

ہم اپنی ریاست کی ترقیاتی کاموں کی مثال کو قومی سطح پر اور ملک کی دیگر تمام ریاستوں میں فروغ دینا چاہتے ہیں۔

پسماندہ درجہکے ریزرویشن کے لئے 94 فیصد مسلم آبادی خود بخود اس زمرے میں شامل ہوئی ہے۔اس سے بھی ان کا ایک روشن مستقبل تیار ہوگا۔

اعلیٰ تعلیم میں ترقیاتی پالیسی کے پیش نظر پسماندہ درجہ کے طلباء وطالبات کی نشستوں میں 17 فیصد کا اضافہ ہوگیا ہے یہ اضافہ جنرل نشستوں میں بغیر کسی تبدیلی کے کیا گیا ہے۔

اقلیتی عوام کی سماجی اور معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ مختلف عوامی زبانوں کی ترقی کے لئے بھی ہم لوگوں نے بہت سارے انتظامات کئے ہیں:

ہملوگ مغربی بنگال کی کامیابی سے مستقبل میں آگے بڑھنے کی تعلیم لیں گے۔

ہماری ریاست میں ہندی زبان کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا ہے۔ ہندی زبان کے علاوہ دیگر زبانیں جیسے اردو، نیپالی، پنجابی، سنتھالی، اڑیہ، کامتاپوری، راج بنشی، کروکھ اور کرمالی زبانوں کو بھی بنگال میں دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا ہے۔

ہملوگ سماجی اور معاشی سطح پر پسماندہ، دلت، آدی باسی اور بیک ورڈ کلاس کے لوگوں کو بڑے پیمانے پر طاقتور بنانے کی سمت کام کررہے ہیں۔

2014-15 سال میں ''کنیاشری'' منصوبے کے ذریعہ 70 لاکھ طلباء وطالبات کو وظیفہ فراہم کیا گیا۔

''سبوج ساتھی' منصوبے کے تحت 1 کروڑ سائیکلوں کی تقسیم عمل میں لائی گئی۔

ہم اپنے تجربے سے ملک بھر کے تمام ایس سی/ایس ٹی کو روشن مستقبل کی جانب لے جانا ہی ہمارا نصب العین ہے۔

ہماری ریاست میں گزشتہ 7 برسوں میں قریب 65 لاکھ لوگوں میں کاسٹ سرٹیفکٹ کی تقسیم کی گئی ۔ نتیجاً تاً اب کسی بھی طرح کا کاسٹ سرٹیفکٹ تقسیم کرنا باقی نہیں رہا۔

6۔ قومی سطح کی ترقیاتی پالیسی میں پہلا حق لڑکیوں اور عورتوں کو حاصل ہوگا۔

18 برس کی عورتوں کو سماجی سطح پر ترقیاتی اسکیم ''کنیا شری'' کے تحت ایک شناخت حاصل ہونا اور عالمی پیمانے پر کل 62 مما لک میں 552 سماجی منصوبے کے درمیان ''کنیا شری'' کا انتخاب ہونا ہمارے لئے باعث فخر ہے۔

کنیا شری اسکیم سے آمدنی کی حد ہٹادی گئی ہے نتیجتاً اب سبھی ''کنیا شری'' ہیں۔ پوری ریاست میں ''کنیا شری'' اسکیم کے تحت 60 لاکھ سے زیادہ ''کنیا شری'' ہیں۔ اس اسکیم کے تحت 18 برس کی عمر والی لڑکیاں جو شادی نہ کر کے زیر تعلیم ہیں انہیں ایک بار 25 ہزار روپے کی مدد دی جاتی ہے۔

یکم اکتوبر 2013 سے 'کنیا شری' منصوبے پر حکومت مغربی بنگال نے 6,580 کروڑ روپے خرچ کئے ہیں۔ جبکہ کنیا شری منصوبے کے طرز پہ مرکزی حکومت نے ٹھیک 2 برس بعد 22 جنوری 2015 سے ''بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ'' اسکیم کی شروعات کی لیکن وہ اتنا کامیاب نہ ہو پایا کیونکہ اس اسکیم کے لئے مرکز نے نہایت ہی کم فنڈ 562 کروڑ روپے مختص کئے تھے۔

ہمارا نصب العین یہ ہے کہ بین الاقوامی سطح پر منظور شدہ کنیا شری کو پورے ہندوستان میں نافذ کریں۔

7۔ بھارت کیمعاشی حالات کو سمجھنے کے لئے ہملوگ خصوصی طور پر ماہر معاشیات اور دیگر ماہرین کی مدد سے معاشی پالیسی ٹھیک کریں گے۔ ہماری معاشی پالیسی صرف 7 تا 10 فیصد جی ڈی پی اضافے تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ خاص طور پر روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لئے بھی کوشاں ہے۔

تمام ریاستوں کے جی ڈی پی کے مقابلے میں مغربی بنگال کا جی ڈی پی زیادہ ہے۔ صرف یہی نہیں ریاست کی بے روزگاری کی شرح میں 40 فیصد کی کمی آئی ہے۔ (بھارت سرکار کے ماتحت آنے والی شعبہ مزدور کے مطابق)

سال 2011-12 سے 2018-19 کے درمیان مغربی بنگال میں تقریباً 1 کروڑ نئی نوکریاں تیار کی گئی ہیں (99.22 Lakh)

روزگار کے متعلق ہماری یہ کامیابی اور بھی زیادہ ہوئی کیونکہ ہم مزدوروں کے تئیں اور بھی متحرک ہوئے۔ 2010-11 سال میں چھوٹے اور درمیانی صنعت کی تعداد 89 تھی اور آج وہ تعداد 522 تک پہنچ گئی ہے۔ نتیجے میں بہت ساری ملازمتیں تیار ہوئی ہیں۔

ہم لوگ تمام ریاستوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر ان کی اپنی طاقتوں کی مدد سے لیبر انٹینسو صنعت تیار کرنے میں مدد کریں گے جہاں درآمد کے لائق چیزیں تیار ہوں گی۔

مستقبل قریب میں ہم لوگ کم مدتی اور طویل مدتی ملازمت بنا کر، صنعت کاری اور کاشتکاری پہ خاص توجہ دے کر ملک کو دنیا میں آگے لے کر جائیں گے۔ ملازمت کے مواقع کی فراہمی پہ خاص توجہ دیں گے۔ ہم لوگ قائم شدہ اور نئی صنعتوں پر خاص دھیان دیں گے۔ بلاک چین اور AI جیسے نئی تکنیک سے لیس مستقبل کی صنعت پہ بھی ہماری نظر ہوں گی۔ ہم لوگ کوشش کریں گے کہ صحت، تعلیم اور زندگی کے معیار بڑھانے والی تمام شعبوں میں عوام کو سہولتیں دیں۔ تکنیکی تعلیم کو ہم لوگ انسانیت کی فلاح کے لئے استعمال کریں گے Frankenstein بنانے کے لئے نہیں۔

ملازمت اور ترقی کے کاموں میں ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو روزگار فراہم ہوگا جس سے اسکیل ڈیولپمنٹ تو ہوگا ساتھ ہی روزگار سے وابستہ ڈیموگرافی بڑھ جائے گا نیز ڈیموفرافک نقصان کم ہوجائے گا۔

ترقی کا درج بالا ماڈل کے لئے خود اعتماد پر مبنی اور وقت کی حد مقرر کردہ ایک منصوبے کے تحت ملک کے نوجوان طاقت کو ملازمت اور روزگاری کی راہ دیکھا سکیں گے۔

8۔ ہم لوگ قومی اسٹراٹجک پٹرولیم ریزرو تیار کریں گے۔ اس کے نتیجے میں ۴۵ دنوں کی حد رکھ کر ان ریزرو میں سرپلس اسٹاک رکھا جائے گا جس کی وجہ کر پٹرولیم کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کم ہوگا اور عوام پروشانیوں سے بچ جائے گی۔ فی الحال یہ ریزرو ۵۔۶ دنوں کی ہے۔ مودی حکومت نے ساڑھے چار سالوں میں اس طرف کوئی توجہ نہیں دیں جس کی وجہ سے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہی رہا۔ حالانکہ پوری دنیا میں خام تیل کی قیمت میں کافی کمی آئی ہے۔ یہ ہاڈروکاربن کے شعبے میں مودی حکومت کی عام لوگوں پہ ظلم کی علامت اور فقاء النظری کی مثال ہے۔

9۔ حکومت اور عوام کے درمیان مفاہمت قائم کرنے کے لئے دنیا کی سب سے بہترین ای گورننس پروگرام تیار کریں گے۔اس معاملے میں ہم مغربی بنگال سے سبق لے سکتے ہیں۔

10۔ ہم لوگ ایک ٹرانسپیرینٹ اور طے شدہ وقت کے اندر ہونے والے معائنے کا پروگرام مرکزی حکومت کے تمام شعبوں کے لئے تیار کریں گے۔ہم باقی تمام ریاستوں کو اسی طرح کے پروگرام ترتیب دینے کا حوصلہ دیں گے۔

11۔ مرکزی حکومت کے تمام منصوبوں کی تکمیل کی معیاد کو کم کریں گے تاکہ عوام تک خدمات جلد از جلد پہنچ سکیں۔

12۔ ہم لوگ ''لوک پال'' تمام ریاستوں میں لے جائیں گے تاکہ بدعنوانی دور ہو اور حکومت چلانے میں ٹرانسپیرنسی آئے۔

13۔ پنچایتی راج کو زیادہ وسیع کریں گے تاکہ گورننس میں مرکزیت سے باہر نکلا جاسکے اور زمینی سطح پر پنچایتوں کو جمہوریت کے ذریعہ حفاظت کی جاسکے۔

14۔ ہم لوگوں نے انتخابی اصلاحات کی ہمیشہ تائید کی ہے۔We want Electorals reforms ہم لوگ بین الاقوامی مثالوں کو سامنے رکھ کر ہر سطح پر انتخابی اصلاحات لائیں گے اور جمہوری سیاست سے بدعنوانی دور ہوگی۔ہم ایک خود مختار انتخابی نظام تیار کریں گے جو دنیا کی ۶۲ ملکوں میں موجود ہے جیسے تھائی لینڈ، میکسیکو، برازیل اور ارجنٹینا جیسی ترقی پذیر ممالک اور یو کے، جرمنی، فرانس، نوروے، سیوڈن، ڈنمارک جیسے ترقی یافتہ ممالک۔

15۔ طلباء و نوجوان، کسان و مزدور، کھیت مزدور، عورتیں، اقلیتی فرقہ، پسماندہ طبقہ، قبائلی، دیگر پسماندہ طبقات(OBC)، کے ساتھ ہندو، بدھ، سکھ، جین، پارسی، مسلمان، کرسچن تمام مذاہب کے

لوگوں کو لے کر کشمیر سے کنیا کماری، وندھیا پہاڑ سے دوارکا، نالندہ سے بنارس اور جئے پور سے بانگلہ ،آسام سے شمال مشرق، جھارکھنڈ سے اڑیسہ، شمال سے جنوب، مشرق سے مغرب، مرکزی ہندوستان سے شمال مشرقی ہندوستان، سمندر سے پہاڑ، جنگل محل سے شمالی بنگال سے جنوبی بنگال۔ تمام جگہوں پر ماں مائی مانس کو ترقیاتی کاموں کے ذریعہ سے آگے لے جائیں گے اور ایک نئے بھارت کو تشکیل دیں گے۔

16۔ ہم عدالتی نظام کو پوری آزادی دیں گے۔

17۔ ہم لوگ جمع شدہ کیسس کے پہاڑ کو ہٹانے کے لئے عدالتی نظام میں خاص ترمیم لائیں گے۔ یہ ترمیم ملک کی نچلی عدالتوں سے لے کر عدالت عظمیٰ تک سبھی پر نافذ ہوں گے۔ ہم فاسٹ ٹریک کورٹ بنانے کے لئے ضرورت کے تحت فنڈ مختص کریں گے تا کہ عدالتی کاروائی میں تیزی آئے۔

ہم عورتوں کے لئے مخصوص کورٹ بنائیں گے۔ ملک کی آدھی آبادی عورتوں پر مشتمل ہیں۔ عورتیں ،پسماندہ طبقات، نابالغ لڑکے اور لڑکیاں اور عوام کی بڑی تعداد جو کسی نہ کسی ظلم کے شکار ہیں جلد انصاف پائیں گے۔ اس فلسفے کو نافذ کرنے کے لئے ملک کے نچلی عدالت سے لے کر عدالت عظمیٰ تک ججوں کی ضرورت ہوگی اور اس کام کو کرنے سے بھی ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

18۔ سبھوں کے لئے صحت :GDP کا ایک کثیر حصہ صحت سے وابستہ کریں گے۔

- ☆ موجودہ 1 فیصد سے بڑھا کر 4.5 فیصد کر دیں گے۔
- ☆ ہمارا مقصد ملک کے ہر گاؤں میں صحت کا مکمل نظام پہنچانا۔
- ☆ ''سواشتھ شابار'' منصوبہ میں ماں اور بچہ کو مرکزی کردار فراہم ہوگا۔
- ☆ ہم لوگ پورے ملک میں نو زائیدہ بچوں کے لئے Sick New natal Care Unit اور Sick New Born stabilization Unit قائم کریں گے۔

☆ ریاست مغربی بنگال کی طرح پورے ملک کے لوگوں کو سرکاری اسپتالوں میں مفت جانچ وعلاج و معالج ودوا فراہم کی جائے گی۔

☆ پورے ملک میں ۵ لاکھ روپئے تک کی سالانہ آمدنی والے لوگوں کو قومی ہیلتھ انشورنس کے دائرے میں لایا جائے گا۔

☆ ۲ لاکھ سالانہ آمدنی کرنے والے کنبوں کے ضعیف العمر لوگوں کو بھی مفت میں میڈیکل سہولیات فراہم کیا جائے گا۔

☆ ہمارا مقصد ہے کہ پورے ملک میں Preventive Care کی تعداد میں اضافہ ہو اور عام لوگوں کے طبی اخراجات میں کمی آئے۔

☆ روایتی طرز علاج کے زمرے میں زیادہ سے زیادہ ریسرچ کرنے کی ضرورت ہے جسے ہم کرائیں گے۔

☆ سب ڈویژن سطح پر ملٹی سپر اسپیسلیٹی اسپتال تعمیر کرائیں گے۔مغربی بنگال میں اسی طرز کے ۴۳ عدد اسپتال تیار کئے جا چکے ہیں۔

☆ ملک کے تمام میڈیکل کالجوں میں ڈاکٹروں ، نرسوں ، پیرا میڈیکل اور Diagnostic Technician سیٹوں میں اضافہ کریں گے۔

☆ دیہی طبی ملازمین کو تربیت دے کر پرائمری ہیلتھ خدمات کو زیادہ سے زیادہ دیہی لوگوں تک پہچانے کی کوشش کریں گے۔

19۔ دیہاتوں میں آمدورفت کی دنیا میں ۱۰۰ فیصد سہولیات فراہم کرنا ہماری اولین ذمہ داری ہے اس لئے ہمیں آل اسٹیٹ ہائی ویز، ڈسٹرکٹ ہائی ویز اور قومی شاہراؤں کو ایک دوسرے سے جوڑیں گے۔

20۔ ملک کی آزادی کے ۷۱ برس کے بعد بھی ملک کے بہت سارے گاؤں میں پینے کا پانی نہیں پہنچا ہے۔ہم لوگ اپنے منصوبے کے مقررہ وقت کے اندر ہی پینے کا پانی پہنچا دیں گے۔

☆ خاص جغرافیائی علاقہ جہاں پانی میں آرسینک پایا جاتا ہے وہاں کے مسائل کو جلد از جلد حل کرنے کی ضرورت ہے۔

21۔ تعلیمی شعبہ کے اخراجات میں مزید اضافہ کریں گے۔GDP کے ۶ فیصد تک آج یہ شرح ۳ فیصد

(3.24) فیصد ہے۔اس بجٹ کا ۱۷فیصد اسکولی تعلیم پراور باقی ۳۰ فیصد اعلیٰ تعلیم اورانسانی سرمایہ پر ریسرچ کرنے میں صرف کیا جائے گا۔ہم لوگ تعلیمی میدان میں ترقی لانے کے لئے خاص دھیان دیں گے۔ساتھ ہی ساتھ طلباء کی تعداد میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

☆ ہم تعلیم کے شعبہ میں ترقی کے لئے اور طلباء وطالبات کی تعداد بڑھانے کی سعی کریں گے۔

☆ ہم ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیں گے جو تعلیمی میدان میں تبدیلی لانے کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کرے گی ساتھ ہی ساتھ علمی صلاحیت پر کوئی ضرب نہ آئے گی اس لائحہ عمل کا نام نام لبرل آرٹ ہے۔ ماہرین پر مشتمل یہ کمیٹی مرکزی حکومت کو تعلیمی میدان میں انقلاب لانے نیز ترقی دلانے میں مشورے سے نوازے گی۔

☆ ساڑھے سات برس کے دوران ریاست مغربی بنگال میں ۲۸ عدد نئی یونیورسٹی، ۵۰ عدد نئے کالج تعمیر ہوئے مزید ۱۱ عدد یونیورسٹی کا قیام زیر تعمیر ہے۔

☆ گذشتہ ساڑھے سات برس کے دوران ریاست میں ۸ عدد میڈیکل کالج کا قیام عمل میں آیا اور ۱۰ عدد میڈیکل کالج کا کام زیر تعمیر ہے۔

☆ بین الاقوامی سطح پر طلباء کو لمبی مدت والی تعلیمی قرض فراہم کروں گی۔ ریاست مغربی بنگال کو مثالی کردار بنا کر پورے ملک کے ہر شعبہ جات میں ترقی لانے کی سعی کروں گی۔

22۔ ملک کے غریب لوگوں کے لئے ایک نیا منصوبہ بناؤں گی جس میں تعلیم، صحت، تکنیکی اسکیل اور ملازمت میں خاص سہولیات حاصل ہوگا۔ نوجوانان لڑکوں کو کاروبار کرنے کے لئے ہم لوگ خاص امداد پہنچائے گے۔

23۔ زراعت، زراعت سے وابستہ مچھلی پالن، مویشی کی پرورش پر ہم لوگ خاص دھیان دیں گے۔

☆ کسانوں کے ذریعہ پیدا کردہ چاول، گیہوں پاٹ اور دیگر غذائی اجناس کے لئے مناسب قیمت طے کریں گے۔

☆ زرعی پیداوار میں انقلابی وسعت لانے کے لئے ایک خاص زرعی پیداوار منصوبہ کا نفاذ کریں گے۔

☆ اچھے معیار کے بیج کی پیداوار اور ریسرچ پر ہم لوگ خاصی دھیان دیں گے۔ کسانوں کے معیار کو بہتر رکھنے کیلئے بہوفصلی زراعت پر زور دیں گے۔

☆ قرض صرف کسان کریڈٹ کارڈ کے ذریعے ہی نہیں ہوگا بلکہ ہم لوگ ایک وسیع پیمانے پر قرض پر مکمل منصوبہ بنائیں گے۔

☆ قرض کی ادائیگی نہ کر پانے والے چھوٹے کسانوں کے قرض کے لئے ایک خاص اسکیم تیار کی جائے گی۔

☆ زراعت اور اس سے وابستہ شعبے میں ٹکنالوجی اور گاؤں میں روزگار کی فراہمی پر ہماری خاص نگاہ ہوگی۔ گاؤں کی مرکزیت اس منصوبے کا ایک اٹوٹ حصہ ہوگا۔ کسانوں کے بچوں کے درمیان تکنیکی تعلیم پہنچانے کی سعی کریں گے۔۔

☆ ملک کے ساحلی علاقوں کے ماہی گیروں اور ملکی ماہی گیروں کی اسکیل ترقی کے لئے ہم لوگ ایک ترقیاتی منصوبہ بنائیں گے۔ چھوٹے اور مزید چھوٹے ماہی گیروں کی ترقی کے لئے ہم لوگ پابندعہد ہونگے۔

☆ قومی مویشی زرمنصوبہ کو ترمیم خاص کر کے اور مضبوط بنائیں گے۔ اس سلسلے میں کسانوں اور خاص کر کے چھوٹے کسانوں پر ہم لوگ زیادہ دھیان دیں گے۔

☆ زراعت سے وابستہ صنعتوں میں سے ایک مرغی پالن صنعت ہے اس صنعت سے خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد وابستہ ہے، ہم لوگ اس صفت پر زیادہ دھیان دیں گے۔

☆ ملک میں دودھ کا انقلاب کو برقرار رکھنے کیلئے معیاری دودھ پیداوار (جیسے بٹر، گھی، مٹھائی اور دیگر اقسام کی مٹھائی) پر خاص توجہ دیں گے۔

۔ ملک میں فوڈ پروسیسنگ کا صنعت اب بھی کافی پچھڑا ہے ایسا ماننا ہے کہ ملک میں پھلوں کے پیداوار کا 40 فیصد برباد ہو جاتا ہے اس کی وجہ ملک میں

ٹھنڈے گھر کے انفرااسٹرکچرس کی کمی ہے، ہم لوگ اس شعبے میں خاص دھیان دیں گے اس میں ہم لوگ ایسا گودام گھر بنائیں گے جہاں شمسی توانائی کا استعمال ہوگا علاوہ ازیں کولڈ اسٹوریج کنٹینرس والی گاڑیاں

بھی بنانے کا منصوبہ زیر عمل ہوگا۔

☆ ہمارے پاس کچے مالوں کو بازاروں میں فروخت کرنے کے بہت سارے منصوبے ہیں۔ اس سلسلے میں بین الاقوامی قوانین کے مطابق ہی مال کا خرید و فروخت کریں گے۔

25۔ ملک کے چھوٹے درمیانی اور مائیکروانٹرپریزس پر خاص دھیان دینا ضروری ہے۔ کیونکہ ڈیموینٹائزیشن اور نامکمل GST کے نفاذ سے درج بالا کاروبار کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔

☆ ہم لوگ ملک کے چھوٹے درمیانی و مائکروانٹرپرائزس میں ترقیاتی ٹکنالوجی کا نفاذ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ شعبہ مستقبل میں روزگار و کاروبار کی دنیا میں ایک کلیدی کردار نبھائے گا۔

☆ ریاست مغربی بنگال میں MSME سیکٹر کی کامیابی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے ناگزیر ہے ہمارے دور اقتدار میں ریاست مغربی بنگال میں MSME یونٹوں کی تعداد 49 عدد سے بڑھ کر 520 عدد ہوگئی ہے۔ اس شعبے میں قرض دینے کی شرح میں بنگال نے پورے ملک میں اول مقام حاصل کیا ہے۔ 2017-18 میں دیا گیا کل قرض 44000 کروڑ روپیہ تھا ریاست مغربی بنگال میں اب MSME کو قرض دینے کے لئے کوآپریٹیو بینکوں کو بھی جوڑا گیا ہے۔

26۔ ملک کے غیر منظم شعبے میں کثیر تعداد میں لوگ کام کرتے ہیں۔ انٹرنیشنل لیبر آرگنازیشن کے مطابق ملک کے ۵۲۷ لاکھ کام کرنے والوں میں ۹۲ فیصد لوگ اس شعبے سے جڑے ہیں۔ اور اس خاص شعبے سے وابستہ ہیں۔ چھوٹے و مائیکروانٹرپریزس۔ بینک، فنانس نے تکنیکی ترقی، مارکٹنگ اور مہارتی ترقی کے ذریعے ہم لوگ دھیان دیں گے۔ اس خاص شعبے میں کوئی کلٹر بنایا جا سکتا ہے کہ نہیں اس پر بھی ہم لوگ دھیان دیں گے ہم لوگ اس شعبے کے لئے ایک خاص ٹاسک فورس تشکیل دیں گے جو ہمیں پالیسی فارمیشن میں مدد کرے گی۔

27۔ آزادی کے 71 برس کے بعد بھی ٹیکنالوجی GDP میں صرف 26 فیصد ہی کی شرکت ہے اور 16 فیصد زراعت پیداوار سے آتا ہے۔

☆ ہماری ایک قومی ترقیاتی منصوبے ہونی چاہئے جو زراعتی پیداوار، Mining بنانے والی کمپنی،، بجلی اور دیگر صنعتوں کو ایک چھت کے نیچے لائیں گے۔ اس پالیسی منصوبے کے ذریعے صنعتی ریسرچ کو انجینئرنگ اور مینیجمنٹ کے نصاب سے جوڑ کر تیزی سے بدلتی اس دنیا میں بھارت کو آگے لے جائے گی۔

28۔ انفارمیشن ٹکنالوجی اور اس سے وابستہ صنعت بہت تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے۔ بیک آفس BPO کے دور کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ اسی لئے ہم لوگ ملک کو دنیا بھر میں Artificial Intelligence، بلاک چین، مشین لرننگ، بگ ڈاٹا اور ڈاٹا انالیٹکس کے شعبوں میں ایک روشن ستارہ کی مانند پیش کرنا چاہتے ہیں۔

ان سبھی شعبوں کو ہم لوگ صنعتی جدیدیت، صحت، تعلیم، ڈیولپمنٹ، زرعی ترقی و دیگر سماجک انفراسٹرکچرس سے جوڑنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے ایک مکمل طور پر خود کفیل آئی ٹی پالیسی ناگزیر ہے۔ ماہرین کی ایک اعلیٰ جماعت کی نگرانی میں پالیسی تیار کی جائے گی۔

29۔ ہم لوگ صنعت معاون قانون لانا چاہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا نظام ہوگا جہاں مزدور و مینجمنٹ آپسی رضامندی کے ساتھ مزدوروں کے مفادات کو پامال نہ کرتے ہوئے کام کرے گی۔ ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی اس پورے معاملے کی دیکھ ریکھ کرے گے۔

30۔ ملک کے ہر حصے کے چھوٹے اور بڑے مقامی وقدیم ثقافت کو فروغ دینے کے لئے ہر ریاست کے ساتھ مل کر ہم ایک نیشنل کلچرل ڈیولپمنٹ کاؤنسل قائم کرنا چاہتے ہیں۔

☆ مغربی بنگال میں کامیابی کے ساتھ دیہی ولوک فنکاروں کو وظیفہ اور میڈیکل انشورنس دیا گیاہ

☆ علاقائی سنیما، تھیٹر، موسیقی اور جاترا کی ترقی پر خاص ترجیحات دی جائیں گی۔

31۔ ملک کے پسماندہ ضلعوں کی ترقی اور خود کفالت پر خاص توجہ دی جائیگی۔

32۔ ملک کے پہاڑی علاقہ کے لوگوں کا ساتھ دینے کیلئے ہم پابند عہد ہیں۔

ملک کے پہاڑی علاقوں کے لئے ایک خاص منصوبہ تیار کیا جائے گا۔ مغربی بنگال کے کالمپونگ، میریک، دارجلنگ، کارشیانگ کے سبھی پہاڑی علاقے ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ ان علاقوں کے لوگوں کی سماجی ومعاشی ترقی کے لئے ہماری حکومت ہمیشہ کوشاں ہے۔ اس مثال کے طرز پر ملک کے دیگر پہاڑی علاقہ کے لوگوں کی مجموعی ترقی کے لئے پابندعہد رہیں گے۔ اسی طرح ''سپت سندھو'' علاقہ بھی ہمارے لئے ترقی کا خاص حصہ رہے گا۔

33۔ یہ بہت ہی افسوسناک ہے کہ خاص معاشی امداد کے باوجود ملک کے شمال مشرقی ریاستوں کے حالات تسلی بخش نہیں ہیں۔ ہم لوگ پوری مستعدی کے ساتھ شمال مشرقی ریاستوں کے لئے انسان پر مرکوز و ماحولیات پر نظر رکھتے ہوئے مضبوط پالیسی کے ذریعہ سرمایہ کاری کریں گے۔ ہم لوگ 66 فیصد جنگلات، عظیم الشان ہائیڈل پاور پوٹینشیل، خاص زراعتی پروسیسنگ سہولیات، قدیم اور وراثتی ٹیکسٹائیل اور بے مثال سیاحی انتظامات کے ذریعہ جھارکھنڈ، اڑیسہ، اندامان، آسام، اروناچل پردیش، منی پور، میگھالیہ، میزورم، تریپورہ، ناگالینڈ اور سکم کو مجموعی ترقی کی راہ پر لے جانے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ پورے ملک کے ساتھ یہ ریاستیں مستقبل قریب میں ترقی یافتہ ہو کر ایشیا کے دوسرے ممالک کے ساتھ کاروباری رشتے قائم کرے گی۔

34۔ ملک کے قبائلیوں کی ترقی پر خاص توجہ مبذول کیا جائے گا۔

35۔ ہمارا عزم ہے کہ سیاحت کو صنعت کا درجہ دیں نیز ایک قومی سیاحت منصوبہ کو بھی شروع کرنا ہے۔ یہ سیاحت انتظامات کو ترقی دے گی۔ جہاں مختلف معاشی نوعیت کے لوگ کام کریں گے۔ اور جہاں مختلف روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔ ہمارا ٹارگٹ صرف موجودہ سیاحت مراکز پر زور دینا نہیں بلکہ ملک بھر ل نئے سیاحتی مراکز کی تلاش بھی ضروری ہے۔ ہم دیہی سیاحت کی ترقی کے ساتھ ساتھ سیاحت کے بنیادی ڈھانچے پر بھی دھیان دیں گے۔

36۔ ہم جانتے ہیں کہ صنعت و تجارت و شہر کاری کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی میں تبدیلی لانے کے لئے ہمارے ملک نے پیرس معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ ہم سبزہ زار ماحولیات کو قائم رکھنے کیلئے پابند عہد ہیں۔ اسلئے ہم ماحولیاتی دوست اور انسانیت کیلئے فائدے مند ماحولیاتی آئین بنائیں گے۔

37۔ ہمارے ملک میں گاڑیوں کی تعداد میں کثیر اضافہ ہوا ہے، اسلئے موٹر وہیکل قانون کو نئے سرے سے جانچ ہونا ضروری ہے۔

38۔ ملک میں شہری کاری میں تیزی آنا ضروری ہے کیونکہ:

☆ ہمارے ملک میں تیزی سے شہر کاری کے ساتھ ساتھ عام ہاؤسنگ و کم خرچ کے ہاؤسنگ پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔ ہر غریب آدمی کے سر پر چھت ہو اسلئے ہمارے مغربی بنگال میں ایک منصوبہ ہے ''نیجو گر ہو نیجو

بھومی''۔ہم اسی طرح کے منصوبہ کو پورے ملک میں لانا چاہتے ہیں۔اس کے ذریعہ مجموعی طور پہ ہاؤسنگ کی پریشانی کا مداوا ہوگا۔

☆ شہروں کا تیزی سے بڑھنا اور ساتھ ہی نئے شہروں کا بسنا شہروں کے بنیادی ڈھانچے پر جو اثر ڈالتا ہے اس کو سنبھالنا ضروری ہے۔ہم مجموعی طور سے اس چیلنج کا سامنا کریں گے اور ضروری قدم اٹھائیں گے۔

☆ شہروں کی ترقی کیلئے ہر طور سے مضبوط ماڈل اور شہروں کی سہولیات کی مرکزیت کو کم کرنے پر دھیان دیں گے نیز شہری غریب پر خاص دھیان دیا جائے گا۔

39۔ پورے ملک میں ایک شاہراہی کوریڈور تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ہم کشمیر سے کنیا کماری تک اور کوہیما سے دوارکا تک یہ ''فورسسٹرز'' شاہراہی کوریڈور بنانے پر دھیان دیں گے۔ہم ''فورسسٹرز'' شاہراہی کوریڈور کو طے شدہ وقت پر ہی مکمل کریں گے۔

40۔ آج ریلوے اصلاحات نہایت ضروری ہے اس کیلئے ہمارے پاس Vision-2020 نام سے ایک دستاویز ہے جسے سال 2009 میں لوک سبھا سیشن میں پیش کیا گیا تھا۔تکنیکی ترقی کے ذریعے Vision-2020 ہمیں میں ترقی یافتہ مستقبل کی جانب لے جائے گی۔

41۔ گنگا، ہگلی، برہمپتر، تیستا، براہمنی، مہاندی، کرشنا، گوداوری، نرمدا، سندربن، سندربن کے جزائر، کیرالا بیک واٹر کو جوڑ کر ''واٹر ٹرانسپورٹ کوریڈور'' بنایا جائیگا۔یہ کوریڈور صرف مال برداری کیلئے ہی کام نہیں آئے گا بلکہ ہیریٹیج سیاحت کے بھی کام آئے گا۔

42۔ ہمیں سرکاری وغیر سرکاری ساجھے داری والی تجارت سے خاطر خواہ منافع نہیں ملا ہے۔اسلئے اس طرح کی ساجھے داری والی تجارت کا گہرائی سے مطالعہ کرنے کے بعد پالیسی اپنایا جائے گا۔

43۔ انڈین پینل کوڈ(IPC) اور CPRC انگریزی دورِ حکومت میں بنے تھے۔مگر وقت کے ساتھ ساتھ ان قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔اس میں ترمیم لانا ضروری ہے۔جس سے جرائم اور عورتوں پر مظالم پر قابو پایا جاسکے۔

44۔ حصول ارضیات(Land Acquisition) کی پالیسی کو بدلنا ضروری ہے۔زرعی اور غیر زرعی زمینوں کا زبردستی حصول نہیں کیا جاسکتا۔ سرکاری زمینی بینک بنانا ضروری ہے۔مرکز اور ریاستی حکومتوں کے

ہر شعبہ کے پاس کی اس لینڈ بینک میں زمین ہونی چاہئے۔ ان زمینوں کو صنعتی ترقی والا جسٹک ہب بنانے کے کام میں لایا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کام کو بہت ہی ایمانداری اور ٹرانسپیر ینسی ہونی چاہئے ساتھ ہی زمین کے استعمال سے وابستہ پالیسی بھی رہے گی۔

45۔ محکمہ جنگلات کے قانون میں بھی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ جنگل میں رہنے والے لوگوں اور ا آدیواسیوں کے حقوق کی حفاظت کرنا نہایت ضروری ہے۔

46۔ سبھوں کے لئے بجلی ہمارا نصب العین ہے۔ ہندوستان کے سبھی گاؤں میں اعلیٰ معیار کی بجلی پہونچانا ہمارا نصب العین ہے۔

47۔ ہم بڑی تیزی سے صاف ستھری توانائی کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ قدرتی گیس، کول بیڈ میتھین ،گیس فائڈو تھرمل پاور، جل شکتی، شیل گیس اور دوسری غیر روایتی توانائی کی جانب خاص دھیان دیں گے۔ اس کے لئے ہمیں ایک انرجی پالیسی کی ضرورت ہوگی۔

48۔ بنیادی ڈھانچہ (انفرا اسٹرا کچر) ماڈرن اکانومکس کی ریڑھ ہے۔ اور یہ بجٹ میں سرمایہ کاری کے ذریعہ (مغربی بنگال نے گذشتہ ساڑھے سات برسوں میں 8.5 فیصد گنا زیادہ سرمایہ کاری کر کے انفرا اسٹرکچر اثاثہ تیار کیا ہے)۔ معیاری تکنیکی علم کے ذریعہ ملک میں جدید انفرا اسٹرا کچر تیار کرنے کے لئے سہولیات فراہم کی جائے گی۔

49۔ ہم جانتے ہیں کہ ملک میں کافی بارش ہونے کے باوجود زیادہ تر پانی سمندر میں بہہ جاتا ہے اس لئے ہم ایک عملی Rain water harvesting پالیسی بنائیں گے۔

50۔ ہم لوگ اندرون و بیرون ملک جمع کئے گئے کالے دھن کا انکشاف صحیح طریقے سے عوام کے سامنے لائیں گے۔

51۔ مرکز اور ریاست کی تمام سرکاری ایجنسیاں آزادانہ اور باعزت طور پر کام کر سکیں اس پر ہم خصوصی توجہ دیں گے۔

52۔ کشمیر میں امن قائم کرنا ہماری اولین ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے ہم ملک کی امیدوں اور یقین کے سہارے ایک تابناک مستقبل کی طرف قدم بڑھائیں گے۔

53۔ دھان اور کھانے کی دیگر اشیاء کی پیداوار جتنی بڑھے گی اتنی ہی مظبوط عوام کے حق میں قوانین کو کرنا ہوگا تاکہ کھانے کی اشیاء، دوائیں اور ایدھن کی بربادی نہ ہو۔

54۔ ہم بڑی تیزی سے GST کاؤنسل کے ذریعہ GST سسٹم میں تبدیلی لائیں گے تاکہ چھوٹے اور درمیانی کاروباری موجودہ تباہی کے حالت سے باہر نکل آئیں۔

55۔ ملک کا کوئی بھی گاؤں بینک کے بغیر نہیں ہوگا۔ چونکہ موجودہ ڈاک کا وسیع نظام ملک کے ہر گوشے پر پہنچا ہے ہم اس نظام کو اور مضبوط بنائے گے اور ان کے ذریعہ معاشی خدمات لوگوں تک پہنچائیں گے۔

56۔ ہم ایک نئی Foreign Policy لائیں گے جس کے تحت Export پر کم چارج اور import پر واجب چارج کے ذریعے بیلنس قائم کرنے کی سعی کریں گے۔ ہم ملک کی مفادات کی خاطر اعلیٰ درجہ مراکز بنائیں گے اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے تحت آنے والے ترقی پذیر معاشی پالیسیوں کی بھی پیروی کریں گے۔

57۔ تمام ریاستوں اور ملک کی مجموعی منصوبہ بندی اور ترقی کے لئے ہم پلاننگ کمیشن کو بحال کریں گے جسے مودی سرکار نے غلط طریقے سے ختم کر دیا تھا۔ یہ ریاستی حکومتوں اور مرکز کے درمیان ترقیاتی مسائل کے مزاکرات کے عمل میں معاون ہوگی اور ملک صحیح سمت میں پیش رفت کرے گا۔

58۔ اگر ریاستی حکومتوں کی اپنی ریاست کی تنظیم نو (Reorganisation) کی کوئی تجویز ہوگی ہم اس پر غور کریں گے۔

59۔ ہماری خارجی پالیسی کا دار و مدار تمام ممالک کے پر امن بقائے باہمی (Peaceful Coexistence) پر۔ ہماری کوشش ہوگی انسان اور انسان کے درمیان مراسلات بڑھانے کی خصوصاً سماجی اور معاشی اور تکنیکی شعبوں میں ہمارا مجموعی فلسفہ ''واسو دیوکٹم بکم'' ہونا چاہئے۔ The World is one sweet family۔

60۔ دفاع کے معاملے سے بھی ہماری قومی سیکورٹی کی بات جڑی ہوئی ہے۔ ہم لوگ ایک خاص وقت کا تعین کر کے اور ماسٹر پلان کے تحت ضروری دفاعی ہتھیاروں کی تیاری کرنا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک صاف ستھری، بدعنوانی سے پاک طریقہ کار اور پالیسی تیار کریں۔ دفاعی نظام سے

جڑے لوگوں اوران کے خاندان کو ہرطرح کی سہولت فراہم ،کرنا چاہتے ہیں اس کے علاوہ دفاعی سیکٹر میں خاص قواعدوضوابط لاگوکرنا چاہتے ہے۔

61۔ ملک کے سبھی فوجی جوانوں اوران کے خاندان کے مستقبل کو پر یقین بنانے کیلئے ہم ایک مجموعی منصوبہ بندی کاارادہ رکھتے ہیں۔

مغربی بنگال
کی اچھی حکمرانی کی نظیر

ماں ماٹی مانوش حکومت کے
ساڑھے سات برسوں میں ریاست کی ترقیاتی
کاموں کا ۔ ایک جائزہ۔

☆ ریاست کے کم وبیش 10 کروڑ کی آبادی میں تقریباً90 فیصد عوام کسی نا کسی سرکاری خدمات کی سہولیات سے فیضیاب ہوئے ہیں۔

☆ موجودہ حکومت کے کام کی فہرست میں عوام کے لئے پیدائش سے لیکر آخری سفر تک کے ہر ایک مرحلے میں رابطہ رہا۔

☆ بچے کی پیدائش پر ' سبوج شری' (اسکیم کے تحت ایکقیمتی پودا)۔اس کے یکے بعد دیگرے 'کنیا شری' ، 'شکشاشری' ، 'سبوج ساتھی' ، 'سوامی وویکا آنند میرٹ کم مینس اسکالرشپ' ، 'کھادوساتھی' ، 'جو بوشری'، 'روپوشری' ، سوامی وویکا آنند سوزبھر کرموسنستھان منصوبے، ساجک سورکشایوجنا، وغیرہ معتدد منصوبوں کے ساتھ اختتامی مرحلے پر ہے۔ 'سم بیتھی'۔

☆ ملک میں نمبر ایک:

☆ جی ایس ڈی پی میں اضافے کی شرح ملکی سطح پر سب سے زیادہ ہے۔

☆ 100 دن روزگار، دیہی آباس اور دیہی راستوں کی تعمیر میں ملکی پیمانے پر سرفہرست۔

☆ اسکیل ڈولپمینٹ میں ملکی سطح پر نمبر ایک پر فائز۔

☆ کام میں ٹرانپیرنسی اور ای ٹنڈرنگ میں ملک میں سب سے آگے۔

☆ ایم ایس ایم ای سیکٹر میں قرض کی فراہمی میں ملکی پیمانے پر آگے۔

☆ ایز آف ڈوینگ بزنس کے تئیں ملک میں سب سے زیادہ بلند مقام پر فائز۔

☆ اقلیتوں کے لئے وظیفہ اور قرض کی فراہمی میں ملکی سطح پر سرفہرست۔

☆ کسانوں کی اجرت میں اضافہ کئے جانے میں سرفہرست (اجرت میں 3 گنا اضافہ).

☆ بنگال آگے ہے۔''ایگئے بانگلہ''

☆ بنگال کا جی وی اے (Gross Value Added) میں اضافے کی شرح قومی شرح سے 65% زائد ہے۔

☆ بنگال میں صنعتی ترقی میں اضافے کی شرح قومی شرح سے 194% زائد ہے۔

☆ بنگال میں خدمات (سرویسیز) میں اضافے کی شرح قومی شرح سے 26% زائد ہے۔

☆ بنگال میں کاشت کاری میں اضافے کی شرح قومی شرح سے 247% زائد ہے۔

☆ ساڑھے 7 برسوں میں ریاست کی آمدنی میں ڈھائی گنا کا ضافہ ہوا ہے۔

☆ ریاستی پیانے پر بے روزگاری کی شرح میں 40 فیصد کی کمی آئی ہے۔

☆ گزشتہ ساڑھے 7 برسوں میں ریاستی حکومت کے سرمایہ کاری میں اصل خرچ میں 9 گنا اضافہ ہوا ہے، سماجی سطح پر خرچ میں 4 گنا کا اضافہ ہوا ہے، کاشت کاری اور اس سے متصل شعبہ میں تقریباً 7 گنا اور انفرااسٹرکچر میں 4 گنا اضافہ ہوا ہے۔

☆ ملکی پیانے پر سب سے زیادہ دھان، سبزی، شہد، اور مچھلی چارا کی پیداوار ہوئی ہے۔

☆ کاشت کاری اور اس سے متصل شعبے:

☆ کسانوں کی اجرت میں 3 گنا اضافہ۔

☆ اناج کی پیداوار کے لئے اب تک حکومت ہند کی جانب سے 5 مرتبہ 'کرشی کرمن' اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔

☆ 30 جنوری، 2019 سے 'کرشک بندھو' (کسان دوست) منصوبہ۔ ریاست کے کسانوں کو ہر سال دو قسطوں میں یک مشت 5 ہزار روپے کی اعانت۔

☆ جن کسانوں کی ایک ایکڑ سے کم زمین ہے، انکی زمین کے تناسب سے (کم از کم ایک ہزار روپے کی مدد) حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ 18 برس سے 60 برس تک کے کسان کے مرنے پر پریوار کو 2 لاکھ روپے کی مدد۔

☆ اس کے لئے ریاستی حکومت کا کم و بیش 5 ہزار کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

☆ اس منصوبے کے تحت ریاست کے کم و بیش 72 لاکھ کسان فیضیاب ہوں گے۔

☆ کسانوں کا غلہ بیمہ کے پریمیم کی تمام رقم ریاستی حکومت ادا کر رہی ہے۔ کسانوں کو اس کے لئے مزید کوئی رقم ادا نہیں کرنی پڑے گی۔ اس کے لئے حکومت کا ہر سال 700 کروڑ روپے خرچ ہوگا۔

☆ ''نجے دھان دین نجے چیک نین'' کے تحت کسانوں کو دھان کی واجب قیمت کی فراہمی کی جائے گی۔

☆ زرعی زمین کے لئے کسانوں کو میوٹیشن اور زمین ٹیکس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

☆ (2017-18) کے مقابلے میں خریف کے موسم کے دھان کی قیمت فی کیونٹل 1550 روپے تھی جسے بڑھا کر 2018-19 کے خریف کے دھان کی قیمت 1750 روپے کر دیا گیا۔

☆ دیگر فصلوں کی فروخت پر روک لگاتے ہوئے پیداوار ہونے والی فصلوں کے مناسب قیمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک خصوصی تحویل کی تشکیل عمل میں لائی گئی ہے۔

☆ قدرتی آفات کی بنا پر خراب ہونے والے فصلوں کی وجہ سے برباد ہونے والے 66 لاکھ کسانوں کے پریواروں کو کم از کم چاشت کرنے کے لئے ریاستی حکومت نے ذاتی خزانہ سے 2 ہزار 415 کروڑ روپے مالی تعاون دی ہے۔

☆ ضعیف العمر کسان کا ماہانہ وظیفہ 750 روپے سے بڑھا کر -/1000 روپے کیا گیا اور یہ سہولت حاصل کرنے والوں کی تعداد 66 ہزار سے بڑھا کر کے 1 لاکھ کر دیا گیا ہے۔

☆ 963 عدد کسٹم ہائرنگ سنٹر کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ جہاں سے برائے نام کرایہ پر چھوٹے اور کسانوں کو زرعی مشینری کے استعمال کی سہولیات دی جا رہی ہے۔

☆ 50 لاکھ سے بھی زائد Soil Health Card کی تقسیم عمل میں لائی گئی ہے۔

☆ دلہنکی پیداوار 2.51 گنا، تلہن کی پیداوار 1.6 گنا، مکئی پیداوار 3.8 گنا، کل اناج 1.24 گنا اضافہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ کر کسانوں کے لئے کئی گنا زیادہ پیداوار کی سہولت ہوئی ہے

☆ پوری ریاست میں 69 لاکھ سے بھی زائد کسان کریڈٹ کارڈ تقسیم کئے گئے۔ سال 2011 میں یہ تعداد محض 27 لاکھ تھی۔

☆ پوری ریاست میں کل 186 'کسان منڈی' کی تعمیر کی گئی ہے۔

☆ 'ماٹی اتسو' کا مسلسل اہتمام کیا جا رہا ہے۔

☆ سنگور تحریک کی یاد میں منومنٹ تیار کیا گیا ہے۔ اس تحریک کو یاد کر کے ہر سال 14 ستمبر کو یوم سنگور منایا جاتا ہے۔

☆ نندی گرام کسان تحریک کے تحت شہیدوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے سال 2012

سے ہر سال 14 مارچ کو 'یوم کسان' کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس دن کسانوں کو ''کرشک رتن سمان'' سے نوازا جاتا ہے۔

☆ سال 17-2011 کے درمیان ریاست میں 3 لاکھ 5 ہزار سے بھی زیادہ پٹہ تقسیم کی گئی ہے جبکہ 11-2005 میں یہ تعداد 1 لاکھ 60 ہزار تک محدود تھی۔

☆ گھر بیٹھے آن لائن زمین کی تفصیلات حاصل کرنے کے لئے مختلف خدمات جیسے زمین کا پرچہ، میوٹیشن، کنورشن وغیرہ حاصل کرنے کے لئے نیا الیکٹرانک ڈلیوری سروس سسٹم شروع کیا گیا ہے۔

☆ وارثت میں حاصل ہونے والی زمین کا میوٹیشن کے لئے میوٹیشن فیس سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔

☆ جن پنچائتوں تک بینکنگ کی خدمات پہنچ نہیں پائی ہے۔ وہاں ریاستی حکومت نے کوآپریٹو بینک کے ذریعہ بینک خدمات دینے کا انتظام کیا ہے۔

☆ 'موؤنا ماڈل' کے ذریعہ پانی میں رہنے والے روہو، کتلا، میرگل، وغیرہ مچھلیوں کے چارہ تیار اور چاش کرنے کے لئے ہر سال فی ہیکٹر 12000 کیلوگرام مچھلی کی پیداوار کی جاتی ہے۔

☆ 'جل دھرو جل بھرو' منصوبے کے تحت 2 لاکھ 62 ہزار سے بھی زیادہ تالاب کھدوائے گئے ہے جن کو مچھلی کی کاشت کاری کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

☆ مچھواروں کے لئے رہائش تیار کرنے کے لئے اعانت 75 ہزار سے بڑھا کر 1 لاکھ روپے کر دی گئی ہے۔

☆ اس سلسلے میں یہ بھی ذہن نشیں ہو کہ ریاست میں کم و بیش 15 ہزار پرانی بندھو/پرانی متر/پرانی سیوی کے لئے -/1500 روپے باضابطہ اجرت طے کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مخصوص کردہ کام سے زیادہ کام کرنے والے کو ہمت افضائی کے لئے ہر 3 سالوں میں معاوضہ ،%10 اضافہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

☆ بطخ اور مرغی کی پیداوار میں اضافے کو مدنظر رکھتے ہوئے 'خصوصی اتساح منصوبہ ۔ 2017' کی شروعات کی گئی ہے۔

☆ اس منصوبے کے تحت انڈہ پیداوار، بطخ اور مرغی فارم کے قیام کے لئے حکومت سے اعانت، معیادی قرض پر سے سود کی تخفیف، بجلیجر چ پہ سبسیڈی اور چھوٹ اور اسٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس میں سبسڈی دیا جا

رہا ہے۔

صحت اور خاندانی بھبود

☆ سرکاری اسپتالوں میں مفت علاج اور مرض کی تشخیص کی سہولت۔

☆ سواستھ ساتھی منصوبہ کے تحت غیر سرکاری اسپتال میں بغیر خرچ کے 5 لاکھ روپے تک سواستھ بیمہ کی سہولت۔ اس منصوبے سے فیضیاب ہونے والے ڈیڑھ کروڑ کنبے کے تقریباً ساڑھے سات کروڑ لوگوں کا رجسٹریشن ہوا ہے۔ جس کے نتیجے میں %75 عوام سواستھ بیمہ کے تحت آ گئی ہے۔

☆ SHG/ آشا ملازمین/ آئی سی ڈی ایس ملازمین/ سیوک والنٹیئر/ پنچائت اور میونسپلٹی کے منتخب ممبران/ سابق نامور کھلاڑی/ اسکول، کالج، یونیورسٹی، سروشکشا مشن، ریاستی سرکاری دفاتر اور ریاستی حکومت کے منتخب مختلف کمیشن میں تقرر کردہ Contractual ملازمین/ پرائمری اساتذہ/ گرام پنچائت کے ساتھ منسلک ہومیوپیتھی اور آیورویدک ڈاکٹر/ شیشو شکھا کیندر اور مدرسہ شکشا کیندر کے اساتذہ/ کلکتہ ہائی کورٹ کے بدلی ورکر/ سابق آر۔ ایس۔ بی۔ وائی کے Facilitator and Benificary/ پریچاریکا/ ہاکرس/ سینیٹیشن ملازمین/ ٹرانسپورٹ ملازمین/ رکشا والے/ دکانوں کے ملازمین مع خاندان اور ریاست کے ایس۔ ای۔ سی۔ سی کے تحت آنے والے خاندان کے ممبران اس سواستھ ساتھی منصوبے سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

☆ خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے سواستھ ساتھی کا اسمارٹ کارڈ ہر کنبہکے خاتون کے نام جاری کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کی سہولت اس کنبہکے تمام افراد کے علاوہ خاتون کے ماں اور باپ کو بھی حاصل ہوگا۔

☆ سواستھ ساتھی کے اس منصوبے کے تحت حکومت کا سالانہ 925 کروڑ روپے خرچ ہوگا۔

☆ ضلع سطح پر جدید علاج کی سہولت دینے کے لئے پوری ریاست میں کل 42 عدد ملٹی سوپر اسپلیسیٹی اسپتال کھولے جا رہے ہیں۔

☆ سرکاری اسپتالوں میں 28 ہزار سے زیادہ بیڈ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

☆ گزشتہ ساڑھے سات برسوں میں ریاست میں کل 8 میڈیکل کالج شروع کئے گئے ہیں اور مزید 10 نئےمیڈیکل کالج میں تعمیراتی کام جاری ہے۔

☆ آج پوری ریاست میں307ایس این ایس یو(SNSU) اور 69عدد ایس این سی یو(SNCU)
قائم ہیں۔جبکہ 2011 سے قبل ایک بھی SNSU نہیں تھی اور SNCU کی تعداد 6 تھی۔

☆ 42 عدد CCU، 26 عدد HDU، 16 عدد مدر اینڈ چائلڈ ہب، 116 عدد فیئر پرائس میڈیسن شاپ اور 130 عدد فیئر پرائس ڈائیگنوسٹک سنٹر کی شروعات کی گئی ہے۔

☆ جچہ اور بچگی کے لئے ریاست کے دوردراز علاقوں میں ۱۲عدد Waiting Hut قائم کئے گئے ہیں۔

☆ ریاستی پیمانے پر 11 ہزار سے بھی زیادہ ہیلتھ سب سنٹر اور پرائمری ہیلتھ سنٹر کو شوسواستھ سنٹر کے طور پر تعبیر کیا گیا ہے۔

☆ 2011 کے بالمقابل انسٹی ٹیوشنل ڈیلیوری %65 سے %97.5 ہوا ہے۔

☆ IMR سال 2011 میں 32 تھی اور اب کم ہو کر 25 ہے۔

☆ MMR سال 2011 میں 113 تھی اور اب کم ہو کر 101 ہو گئی ہے۔

☆ Vaccination کی شرح 2011 میں %80 سے بڑھ کر %99 ہو گیا ہے۔

تعلیم اور تکنیکی تعلیم

☆ اسکول کے طلباء وطالبات کے لئے مفت کتاب، یونیفارم، جوتے بیگ اور ٹسٹ پیپر

☆ ہر اسکول میں مڈڈے میل

☆ ہر اسکول میں میں پینے کا پانی اور طلبات کے لئے علیحدہ بیت الخلاء

☆ گذشتہ ساڑھے سات سالوں میں ۱ہزار نئے پرئمری اسکول اور ۲ ہزار اپر پرائمری اسکول قائم کئے گئے ہیں۔تقریباً ۷۰۰۰ پرائمری اسکول کو سکنڈری اور ۲ ہزار سے بھی زائد سکنڈری اسکولوں کو ہائی سکنڈری میں اپ گریڈ کردیا گیا ہے۔

☆ ریاست میں ۲۸ نئی یونیورسٹی اور ۵۰ نئے کالج قائم کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ اور ۱۱ نئے یونیورسٹی قائم کئے جارہے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ دو ہندی میڈیم کالج اور ہوڑہ ضلع کے آروپاڑہ میں ریاست کی پہلی ہندی یونیورسٹی قائم

کی جارہی ہے۔

☆ ٹھاکرنگر میں نئی ہری چند۔گروچند یونیورسٹی اور کرشنا نگر میں اسی یونیورسٹی کا Extension Campus قائم کیا جائے گا۔

☆ راجرہاٹ نیوٹاؤن میں تقریباً ۲۵ کروڑ روپۓ کی لاگت سے عالیہ یونیورسٹی کی نئی عمارت تعمیر ہوئی ہے۔

☆ مشرقی مدناپور اور مہیشادل میں نئی مہاتما گاندھی یونیورسٹی قائم کی جارہی ہے۔

☆ ڈائمنڈ ہاربر میں خواتین یونیورسیٹی کا قیام عمل میں آیا جو مشرقی خطے کا سب سے پہلا خواتین یونیورسیٹی ہے۔

☆ نیوو ٹاؤن میں پریسی ڈینسی یونیورسیٹی کا ایک نیا کیمپس عمل میں آیا ہے۔اس کیمپس کو بنانے کے لئے ریاستی حکومت نے 10 ایکڑ زمین اور 185 کروڑ روپے عمارت سازی کے لئے عطیہ کیا ہے۔

☆ ایم فیل اور پی ایچ ڈی کرنے والے ریسرچ اسکالروں کا ماہانہ وظیفہ یو.جی سی نے بند کردیا تھا اسے دینے کے لئے ریاستی حکومت نے اپنا فنڈ مختص کیا ہے۔

☆ کلیانی میں انڈین انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹکنالوجی (IIIT) کا قیام عمل میں آیا ہے۔

☆ پھولیا میں ریاستی حکومت کا پہلا انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ہنڈلوم ٹکنالوجی کا قیام ہوا ہے۔

☆ ہرین گھاٹا میں مولانا ابوالکلام آزاد یونیورسٹی آف ٹکنالوجی (MAKAUT) کا ایک نیا کیمپس کا قیام ہوا ہے۔

☆ پیشہ وارانہ تعلیم کے شعبے میں 188 عدد نئی آئی ٹی آئی، 88 عدد نیا پالی ٹکنیک کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جبکہ 2011 میں ITI کی تعداد 80 اور پالی ٹکنیک کی تعداد 65 تھی۔

☆ ''اتکرش بنگلہ'' منصوبے کے تحت 6 لاکھ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو اسکیلڈ ٹریننگ دی جارہی ہے۔

☆ ''اتکرش بنگلہ'' اقوام متحدہ کے سب سے اعلیٰ انعام کے لئے نامزد ہوا ہے۔پوری دنیا کے 1140 اسکیموں میں سے پہلے 5 کے درمیان آیا ہے۔

☆ 2014 2013 اور 2016 میں All India skill competition میں پہلا مقام

حاصل ہوا تھا۔

پنچائت و دیہی ترقیات

☆ 100 دن کے کام، دیہی سڑک، اور دیہی رہائش منصوبے کو ہندوستان گیر پیمانے پر پہلا مقام حاصل ہوا۔

☆ 100 دن کے کام میں کل مین ڈیز کریشن اور فی کنبہ مین ڈیز اور کل خرچ کے معاملے میں بنگال ملک میں سرفہرست ہے۔

☆ گزشتہ ساڑھے سات برسوں کے درمیان 100 دن کے کام میں تقریباً 42126 کروڑ روپے خرچ کر کے تقریباً 191 کروڑ سے بھی زیادہ مین ڈیز تیار کئے گئے۔

☆ دیہات اور شہر میں گزشتہ ساڑھے سات برسوں میں 40 لاکھ مکانات تیار ہوئے اور 26000 کیلومیٹر سڑک کی تیاری اور مرمت کی گئی۔

☆ 100 دن کا کام، بنگلہ آواس یوجنا وغیرہ منصوبوں کے ساتھ جڑے ریاست کے 25000 Village resources person کے لئے سالانہ کام کے دن 30 سے بڑھا کر 55- 50 کیا گیا ہے۔جس کے نتیجے میں وہ سالانہ 16 ہزار روپے تک کی آمدنی کر پائیں گے۔

☆ ''سم بتھی'' منصوبے کے تحت ریاست کے تقریباً ۲ لاکھ لوگ فیضیاب ہوئے ہیں۔

☆ ''بیترنی'' منصوبے کے تحت شمشان اور Electric Crematorium کی تجدید کاری کی جا رہی ہے۔

اقلیتی ترقیات

☆ شعبہ اقلیتی ترقیات و مدرسہ تعلیم کا سالانہ بجٹ 11-2010 سال میں 472 کروڑ روپے تھا جو 19-2018 میں بڑھا کر 8 گنا ہو گیا ہے۔یعنی 3258 کروڑ روپے ہو گیا ہے۔

☆ گزشتہ ساڑھے سات برسوں میں ریاست میں

☆ 2 کروڑ 3 لاکھ سے بھی زیادہ اقلیتی طلبہ کو 5257 کروڑ روپے سے بھی زیادہ Scholarship دیا گیا۔ جو پورے ملک میں اول مقام رکھتا ہے۔

☆ 8لاکھ سے بھی زائد اقلیتی نوجوان لڑکے لڑکیوں کوخودروزگاری کے لئے 1300 کروڑ روپے سے بھی زائد قرض فراہم کیا گیا۔ جو پورے ملک میں اول مقام رکھتا ہے۔

اعلی تعلیم

☆ اعلی تعلیم کے شعبے میں جنرل سیٹوں میں کٹوتی کیے بغیر اقلیتی طلباء وطالبات کے لئے ریاستی حکومت نے 17 فیصد کا اضافہ کیا ہے۔

☆ علاقائی لوگوں کوروزگار فراہم کرنے کے لئے 528 عدد کرما تیرتھ کا قیام عمل میں آیا ہے۔

☆ نیوٹاؤن میں 20 ایکڑ زمین پر 257 کروڑ روپے کی لاگت سے عالیہ یونیورسٹی کا نیا کیمپس تیار ہوا ہے۔اور ساتھ ہی لڑکے اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہاسٹل کا بھی قیام عمل میں آیا ہے۔

☆ راجرہاٹ میں 5 ایکڑ زمین پر 100 کروڑ روپے کی لاگت 12 منزلہ تیسرا حج ٹاور مدینۃ الحجاج کے نام سے تعمیر ہوا ہے۔ جہاں 3000 سے بھی زائد عازمین حج ایک ساتھ ٹھہر سکیں گے۔

☆ 4500 قبرستان کی چہاردیواری کا کام عمل میں آیا ہے۔

پسماندہ جماعت و بہبود اور قبائلی ترقی

☆ دونوں شعبے کا مشترکہ سالانہ بجٹ 11-2010 سال میں 566.50 کروڑ روپے تھا جو آج 3 گنا بڑھ کر 19-2018 سال میں 1785 کروڑ روپے ہو گیا ہے۔

☆ علیحدہ شعبہ قبائلی بہبود کی تشکیل کی گئی ہے اور اسے عزت مآب وزیراعلی ممتابنرجی بذات خود اپنی تحویل میں لے کر اس کے ترقیاتی کاموں کو فروغ دے رہی ہے۔

☆ شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب کاؤنسل کا قیام عمل میں آیا ہے جس کی چیئرپرسن خود عزت مآب وزیراعلی ممتابنرجی، مغربی بنگال ہیں۔اس کمیٹی کا برابر اجلاس بلا کر ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔اور اسے عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔

☆ ''شوبج ساتھی'' منصوبے کے تحت کلاس 8 تا 12 جماعت تک کے طلباء کے درمیان تقریبا 1 کروڑ سائیکل کی تقسیم عمل میں لائی گئی۔

☆ ''شوبجساتھی'' منصوبے کو اقوام متحدہ کے انعام کے لئے منتخب کیا گیا۔یعنی پوری دنیا سے تقریبا

1140 منصوبے میں سے 5 عدد منصوبے کا انتخاب ہوا جس میں سے ایک سبز ساتھی منصوبہ ہے۔

☆ گزشتہ ساڑھے سات برسوں میں پوری ریاست میں 70 لاکھ طلباء کو شکشا شری کے تحت امداد فراہم ہوا ہے۔

☆ ابھی پوری ریاست میں او بی سی، ایس سی، ایس ٹی سرٹیفکٹ دیا جا رہا ہے۔ جبکہ 2011 سال سے پہلے صرف 2.5 لاکھ تھا جو آج یعنی 19-2018 میں 9 لاکھ ہو گیا ہے۔

☆ ایس سی ایس ٹی طلباء پیشہ وارانہ اور تکنیکی تعلیم حاصل کرنے والوں کو ملک کے اندر تعلیم حاصل کرنے کے لئے 10 لاکھ روپے اور ملک سے باہر تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے 20 لاکھ روپے آسان قسطوں پر ادائیگی کرنے والا قرض فراہم کیا جا رہا ہے۔ جو پورے ملک کے لئے مثال ہے۔

☆ ایس سی، ایس ٹی طلبہ کو جوائنٹ انٹرنس امتحان کے لئے کوچنگ فراہم کرنے میں پوری ریاست میں 36 سنٹر کا قیام عمل میں آیا۔

☆ پوری ریاست میں ایس ٹی کے لوگوں کے لئے ضعیف العمری وظیفہ حاصل کرنے والوں کی تعداد اب بڑھ کر 1.5 لاکھ ہو چکا ہے۔

☆ کیندو پاتہ جمع کرنے والے قبائلی اور ان کے خاندان والوں کے سماجی حفاظتی گرانٹی کے لئے ریاستی حکومت نے West Bengal kendu leaves collectors social security scheme -2015 کا نفاذ کیا۔ اس منصوبے کے تحت 35 ہزار سے بھی زائد قبائلی خاندان کو وابستہ کیا گیا ہے۔

☆ اس منصوبے کے تحت

☆ 60 برس کی عمر تک کے لوگوں کو ڈیڑھ لاکھ روپے کا یک بارگی وظیفہ

☆ حادثاتی موت پر ڈیڑھ لاکھ روپے کا وظیفہ

☆ قدرتی موت پر 50 ہزار روپے کا وظیفہ

☆ حمل کے دوران اور بچہ تولد ہونے پر 6 ہزار روپے کا وظیفہ

☆ شدید بیمار ہو جانے پر سالانہ 25 ہزار روپے کا وظیفہ

☆ خاندان کے کسی افرد کی موت پر آخری رسومات کے لئے 3000 روپے کا وظیفہ
☆ نما سودر او متوا افرقہ کی ترقی کے لئے دوا لگ الگ بورڈ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ان دو بورڈ کے بعد اب تک ۲۲ عدد بورڈ کا قیام عمل میں آیا ہے۔
☆ جاہر تھانہ پٹہ اور اس کے چہار جانب دیوار اٹھانے کا کام عمل میں آیا ہے۔
☆ راج بنگشی اور کامتاپوری زبان کو ریاستی حکومت نے پہلی بار دفتری زبان کا درجہ دیا ہے۔
☆ سنتھالی زبان کو اعزاز بخشتے ہوئے ڈبلو بی سی ایس امتحان میں بحثیت آپشنل پرچہ کی حیثیت سے شامل کرنے کا ریاستی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ اور الچیکی تحریر میں اسکول کی کتابوں کو شائع کیا جارہا ہے۔
☆ راج بنگشی زبان اکاڈمی کا قیام کیا گیا اور اس کے ساتھ راج بنگشی ثقافتی ترقیاتی بورڈ کا بھی قیام عمل میں آیا ہے۔

جنگل محل ترقیات

☆ جنگل محل علاقے میں امن وسکون قائم ہوگیا۔
☆ ریاستی حکومت اپنے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ''جنگل محل ایکشن پلان'' بنایا ہے جس کے تحت ضلع بانکوڑہ، پرولیا، مغربی مدناپور و بیر بھوم میں ترقیاتی کام جاری وساری ہے۔
☆ جنگل محل علاقہ میں تقریبا 32 ہزار ایکڑ زمین پر 500 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری سے ''جل تر-تھا'' منصوبے کے تحت چیک ڈیم اور پانی کو محفوظ رکھنے کے لئے ریزرور بنایا گیا ہے۔
☆ جنگل محل علاقہ میں رہنے والے تقریبا 33 ہزار نوجوان لڑکے و لڑکیوں کو 'امپلا ئمنٹ بینک'' کے تحت محکمہ پولس کے مختلف عہدوں پر فائز کر کے نوکری دی گئی ہے۔

خواتین و اطفال اور سماجی بھبود:

☆ کنیاشری منصوبے کے تحت خواتین کے عمر کی قید کو ختم کر دیا گیا ہے اب سبھی خواتین کنیاشری ہوگئی ہیں۔ پوری ریاست میں کنیاشری خواتین حاصل کرنے والوں کی تعداد ۶۰ لاکھ سے بھی زیادہ پہنچ گئی ہے۔
☆ کنیاشری ۱ منصوبے کے تحت پوری ریاست میں وظیفہ کی رقم ۷۵۰ روپے سے بڑھا کر ۱۰۰۰ روپے

کر دیا گیا ہے۔

☆ اس ریاست کیلئے کنیا شری III منصوبہ کے تحت طالبات کو یونیورسٹی کی سطح پر تعلیم حاصل کرنے کے لئے ماہانہ ۲۵۰۰ روپئے اور آرٹس اور کامرس کے لئے ۲۰۰۰ روپئے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔

☆ کنیا شری میں ریاست منصوبہ دنیا کے ۶۲ ممالک کے ۵۵۲ منصوبے سے مقابلہ آرائی کر کے سبھوں کو مات دے کے پوری ممالک میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔

☆ ان منصوبوں کے علاوہ ''روپا شری'' اور ''ماناوک'' منصوبے کا آغاز ہوا۔

☆ ''روپا شری'' منصوبے کے تحت جن کی سالانہ آمدنی ۵۰/۱ لاکھ روپئے ہے اور اس گھر کی لڑکی کی عمر ۱۸ برس ہے تب اسے ایک مرتبہ ۲۵ ہزار روپئے شادی کے لئے وظیفہ دیا جاتا ہے۔

☆ ''ماناوک'' منصوبے کے تحت جن کی سالانہ آمدنی ۲ لاکھ روپئے تک ہے انہیں ماہانہ ۱۰۰۰ روپئے وظیفہ دیا جاتا ہے۔

''خوراک و رسد منصوبے ''اور خوراک ساتھی منصوبے کے تحت :

☆ پوری ریاست میں ۹ کروڑ لوگوں کو ۲/روپئے فی کیلو چاول فراہم کیا جاتا ہے۔اس منصوبے کے تحت ریاستی حکومت کا سالانہ ۵ ہزار کروڑ روپئے کا خرچ آتا ہے۔

☆ پوری ریاست میں ڈیجیٹل راشن کارڈ کو فراہمی کا کام ۱۰۰ فیصدی مکمل ہوا ہے۔

چائے باغات:

☆ چائے باغات میں دینے والے لوگوں کی سماجی بہبودگی کے لئے ریاستی حکومت نے بہت سارے اقدامات کئے ہیں۔

☆ تعمیری کاموں کے لئے ان علاقوں میں وزراء کی جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔

☆ دارجلنگ، جلپائی گوڑی، علی پور دوار ضلع میں انتظامی امور کی سربراہی میں ٹاسک فورس کا قیام عمل میں آیا ہے۔

☆ چائے باغان کی ترقی وتزئین کاری کے لئے ۱۰۰ کروڑ روپئے کے فنڈ سے ویلفیئر فنڈ کا قیام عمل میں آیا ہے۔

بند کارخانوں کے ملازمین کے لئے مالی اعانت والی شاخ:

☆ اس منصوبے کے تحت چائے باغان کے ۴۰۰۰ سے زائد مزدوروں کو ۱۵۰۰ روپئے کا وظیفہ دیا جاتا ہے۔

☆ 2011ء سے قبل یہ رقم صرف ۵۰۰ روپئے دئے جاتے تھے۔

☆ اس منصوبے کے تحت بدلاؤ آنے کے بعد تقریباً ۱ برس کے بعد بند چائے باغات کے مزدوروں کو ۳۰ر مہینے کا مالی اعانت عطا کی جاتی ہے۔

☆ چائے مزدوروں کی یومیہ مزدوری کی رقم میں اضافہ کرنے کے لئے Minimum Wages advisary committee کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

☆ ریاستی حکومت نے چائے مزدوروں کی مالی اعانت کرنیکی غرض سے مزدوری میں اضافہ کیا ہے یعنی ۲۰۱۱ء میں یومیہ مزدوری ۶۷ر روپئے تھی جو آج کی ریاستی حکومت نے بڑھا کر ۱۷۶ر روپئے یومیہ مزدوری کر دیا ہے۔ جو سابقہ کے مقابلے ۳ گنا زیادہ ہے۔

☆ ریاستی حکومت نے چائے باگات کے مزدوروں کی سماجی زندگی میں تیزی لانے کے لئے ۱۸ر فیصد کا اضافہ کیا ہے۔

☆ چائے باغان کے مزدوروں کے خاندان والوں کو ۲ر روپئے فی کیلو چاول دیا جاتا ہے جو فی ہفتہ ۳۵ر کیلو چاول دیا جاتا ہے۔

☆ 2018-19 سال کے دوران چائے باغان کے دیہی علاقوں کے طلباء کے لئے سہولیاتی منصوبے کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے۔

☆ چائے باغان کے مزدوروں کی بجلی اور پانی ریاستی حکومت مفت فراہم کرتی ہے۔ جن لوگوں کی بجلی کی لائن کاٹ دی گئی تھی پھر سے انہیں بجی فراہم کردی گئی ہے۔

تجارت:

☆ قومی یکجہتی کی کامیابی کے بعد 2019 میں بنگال گلوبل بزنس سمٹ کا اجلاس بڑی کامیابی کے ساتھ ہمکنار رہوا۔

☆ اس گلوبل بزنس سمٹ میں ۳۵ ملکوں سے بھی زائد مندوبین اور ملکی سطح پر بھی تجارتی مندوبین نے شرکت کیا ہے۔

☆ اس اجلاس کے اختتام پر ۲رلاکھ۸۴ہزارتا۲۸۸ہزارکڑوڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجویز آئی ہے۔

☆ آنے والے دنوں میں ۸لاکھ تا۱۰لاکھ لوگوں کی ملازمت عنقریب ہونے والی ہے۔

☆ اس اجلاس سے پہلے گذشتہ ۴راجلاس کے بعد۱۰لاکھ کڑوڑ روپے کی سرمایہ کاری کا تجویز عمل میں آیا ہے جس میں سے ۵۰ فیصد سرمایہ کاری کی تجویز پر عمل درآمد ہو چکا ہے۔

☆ اطلاعات کے تحت ملازمت کے لئے راجرہاٹ میں نئے بنگال سلیکون بھالی ہب کا قیام عمل میں آیا ہے۔اس منصوبے کو اور بھی مضبوط و پائیدار بنانے کے لئے ۱۰۰رایکڑ زمین کے علاوہ مزید ۱۰۰رایکڑ زمین ریاستی حکومت نے دیا ہے۔

☆ بڑی صنعتوں کے قیام کے لئے مزید ۸عدد نئے صنعتی پارک کا قیام عمل میں آیا ہے۔

☆ نئے ۱۶عدد IT پارک کا قیام عمل میں آیا ہے۔

☆ نیوٹاون میں وشوابنگلہ کنونشن سنٹر کا قیام عمل میں آیا ہے۔

☆ تاج پور میں ایک نیا سمندری بندرگاہ کا قیام عمل میں عنقریب آنے والا ہے۔

☆ امرتسر، دہلی، کلکتہ انڈسٹریل کوریڈور رگھوناتھ پور میں ۲۶۰۰رایکڑ سے بھی زیادہ زمین پر ایک صنعتی ہب کا قیام عمل میں آنے جارہا ہے جہاں بہت بڑی تعداد میں لوگوں کو روزگار فراہم کیا جائے گا۔

☆ گنگا ساگر میں نئے سمندری بندرگاہ کا قیام عمل میں عنقریب عمل میں آنے والا ہے۔جس کا نام بھار ساگر ہے۔

☆ بان تلہ چمڑے کی صنعت میں ہندوستان کا سب سے بڑا چمڑے کی صنعت کا قیام عمل میں آنے جا رہا ہے۔اس صنعت میں ریاستی صنعت کاروں کے علاوہ کانپور، چنئی کے بہت سارے صنعت کار بھی سرمایہ کاری کے لئے آنے لگے ہیں۔اس کے علاوہ مزید شہروں کو بھی اس سلسلے میں زمین فراہم کی جائے گی

☆ 2018ء سال میں پہاڑی علاقوں کی بہتری کے لئے پہلا پہاڑی بزنس سمٹ کا اجلاس منعقد ہوا۔

☆ بیر بھوم ضلع کے پچھمی علاقہ یعنی دیبانگووہری سنگھا علاقہ میں کوئلہ کی صنعت کا قیام عمل میں آیا ہے

جہاں بہت بڑی تعداد میں نوجوان لڑکے ولڑکیوں کو روزگار فراہم ہوگا۔

☆ اس منصوبے سے ضلع بیر بھوم سے ریاست کے دوسرے اضلاع میں صنعت کی دنیا میں ایک نئی تاریخ رقم کی جائے گی۔

☆ چھوٹے، درمیانی اور مائیکرو صنعت کی دنیا میں بنگال کی پورے ملک میں اول مقام حاصل ہے۔

(Public Works Department) PWD)

☆ صنعت کے فروغ کے لئے بجٹ سے باہر جا کر ۱۸ ہزار کڑوڑ روپے کی سرمایہ کاری سے صنعت کا قیام عمل میں آنے جا رہا ہے۔ اس کے لئے پل، آبی راستے، سڑک وغیرہ کی تعمیر عمل میں آئی ہے اور مزید تعمیری کام پر حکومت عمل پیرا ہے۔

☆ مشرقی مدنی پور کے علاقہ ماچ گرام تا مرشد آباد کا علاقہ ماڈ گرام تک ۲۷۰ کیلو میٹر ناد تھ ساوتھ کاریڈور کے لئے ۳۲ ہزار کڑوڑ روپے کی سرمایہ کاری سے شروع ہو رہا ہے۔ شمالی بنگال وجنوبی بنگال کے علاوہ NH-34 نیز اور ایک وسیع پکی سڑک بنانے کا کام جاری وساری ہے۔

☆ بھوٹان۔ بنگلہ دیش کو جوڑنے والی قومی شاہراہ (ایشیائی ۴۸ ہائی وے) کا قیام عمل میں آرہا ہے۔

☆ نیپال۔ بنگلہ دیش (ایشیائی ہائی وے 2) کو جوڑنے والی سڑک کا قیام عمل میں آرہا ہے۔

☆ کیشاری وینا گرام و کھڑگ پور جانے والے راستے سبرناریکھا ندی پر ۱۷۰ کڑوڑ روپے کی سرمایہ کاری سے ایک پل تعمیر کیا گیا ہے۔

☆ آم کالتا کے کنیا بتی ندی پر پل تعمیر ہوا ہے۔

☆ کولکاتا بین الاقوامی کنونشن سنٹر پر ایک ہوائی تھیٹر شروع کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ۲۴۰۰ کی صلاحیت سے ایک منصوبہ عمل میں آیا ہے۔

☆ اندال میں قاضی نذرل اسلام ہوائی اڈہ شروع ہوا ہے۔ یہ ہمارے ملک کا پہلا سبززار ہوائی اڈا بنا ہے۔

☆ پاناگڑھ میں ٦ لائن والا بائی پاس بنایا گیا ہے۔

☆ تقریباً ۲۲۵ کروڑ روپۓ کی مالیت سے نام کھانا کے قریب NH117 پکی سڑک اورہتھنی ودیابنا ندی پر پل تعمیر ہوا ہے۔
☆ باٹانگر جھجھر ابازار فلائی اوراورگارڈن ریچ، کمال گاچھی میں بھی فلائی اور کی تعمیر عمل میں آیا ہے
☆ ماجرہاٹ میں نئے پل کا قیام عمل میں آیا ہے۔
☆ مودی گندھ ندی پر لوہا پل کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔
☆ سلف لائف سیلف ڈرائیو منصوبے کے تحت سڑک حادثہ میں کمی لانے کے لئے مثبت اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔
☆ گتی دھارا منصوبے کے تحت ۲۴۰۰۰ سے بھی زیادہ نوجوانوں کو گاڑی خریدنے کے لئے مالی امداد ریاستی حکومت کی جانب سے فراہم کی گئی ہے تاکہ وہ لوگ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکے۔
☆ نئے الیکٹرک بس شروع کیا گیا ہے۔علاوہ نئے بسوں کی شروعات کی گئی ہے اورخواتین ڈرائیور کے ساتھ گاڑی یعنی ٹیکسی شروع کیا گیا ہے۔

نہ ختم ہونے والی بجلی کی فراہمی:

☆ ریاست میں لوڈ شیڈنگ کا معاملہ بالکل ختم ہوکر ایک تاریخ بن گیا ہے۔
☆ ریاست کے ۱۰۰/عدد مکانات میں بجلی کی فراہمی بحال ہوئی ہے۔

2011ء سال میں ریاست میں جہاں صرف 2 میگا واٹ سولر بجلی کی پیداوار ہوتی وہاں آج ۱۳۰ میگا واٹ سولر بجلی کی فراہمی ہورہی ہے۔آئندہ ایک برس میں سولر بجلی کی پیداوار مزید ۱۰۰ میگاواٹ ہوجائے گی۔
☆ ریاست بھر کے ڈیڑھ ہزار اسکول میں فی ۱۰/کیلوواٹ معیار کیسولر بجلی فراہم کی جارہی ہے۔
☆ دیگھا کے نزدیک وادن پاتر جگہ ۲۰۰/میگاواٹ کی سولر بجلی پیداوار ہونے کی گنجائش کے لئے سولر بجلی بحال کی گئی ہے۔

آبپاشی

(Lower Damodar Basin): اس خطہ میں آبپاشی کرنے اور سیلاب پر روک لگانے کے لئے

۲۷۶۸ ہزار کڑوڑ روپۓ کا ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ اس منصوبے پر عملی جامہ پہنانے کے بعد بانکوڑہ، بردوان، ہگلی وہوڑہ ضلع میں رہنے والے ۳۰ لاکھ لوگ مستفید ہوں گے۔

☆ ارام باغ محکمہ میں سیلاب پر قابو پانے کے لئے ۴۰ کڑوڑ روپۓ کا آرام باغ ماسٹر پلان کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس منصوبہ میں ۵۴ کیلومیٹر کھال کی صفائی ہوگی مزید اس منصوبہ پر عمل ہونے کے بعد آرام باغ، کھاناکل ا اور ۱۱ بلاک کے مختلف علاقوں کی تزئین کاری ہوگی۔

☆ تقریباً ۶۵۰ رکڑوڑ روپے سے گھاٹی۔ کپال سوری۔ بگائی کھال کی صفائی کا کام مکمل ہوا ہے۔ جس کے نتیجہ میں مغربی مدنی پور، مشرقی مدنی پور وجھاڑ گرام ضلع کے ۱۴ بلاک میں رہنے والے ۴ رلاکھ لوگ مستفید ہوئے ہیں۔

☆ ۴۳۴ رکڑوڑ روپۓ (کاندی ماسٹر پلان) کے تحت اس منصوبے کے عمل میں آنے کے بعد اور مکمل ہونے پر کاندی علاقہ کے علاوہ ضلع کا ۵ رلاکھ لوگ مستفید ہوں گے۔

☆ مغربی مدنی پور ضلع کے گھٹال علاقہ میں سیلاب پر قابو پانے کے لئے تقریباً ۲ رہزار کڑوڑ روپۓ (گھٹال ماسٹر پلان) تیار کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے عمل میں آنے کے بعد اس علاقے میں رہنے والے لوگ جنکی تعداد ۱۷ رلاکھ لوگ ہر سال سیلاب سے نجات پائیں گے۔

☆ تقریباً ۱۱۴ کڑوڑ روپۓ سے مدنی پور پردھان کھال کی صفائی کا کام جاری ہے۔

Public Health Enginering

ریاست بھر کے تقریباً ہر گھر میں صاف پینے کا پانی سپلائی کرنے کا انتظام کے لئے بہت سارے منصوبے کو عملی جامہ پہنایا جارہا ہے۔ گذشتہ ساڑھے سات برس میں اس منصوبے کے تحت ۱۲ ہزار کڑوڑ روپۓ کا ایک منصوبہ زیر عمل ہے۔

☆ 2011ء سال کے مئی مہینہ میں صرف ۳۸ فیصد لوگ نل کے ذریعے پینے کا پانی حاصل کرتا ہے جو آج اس حکومت بھر میں بڑھ کر ۶۰ فیصد ہو گیا ہے۔ اس حکومت کے خاتمے کے بعد تقریباً ۷۵ فیصد لوگ نل کے ذریعے پینے کا پانی حاصل کر پائیں گے۔

☆ ریاست کے مشرقی مدنی پور، شمالی ۲۴ پرگنہ، دکھن ۲۴ پرگنہ بانکوڑہ ضلع میں تقریباً ۱۶ رلاکھ آرسنیک اور

دیگر مسائل سے بھرے لوگوں کے درمیان نلکے کے ذریعے پینے کا پانی پہنچانے کے لئے ۲۳۰۰ کڑوڑ روپیے ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ (West Bengal Drinking Water sector improvement Project)

ریاست کے تمام گھروں میں پانی کے انتظام کیلئے بہت سارے کام کئے جارہے ہیں گزشتہ ۔۷/برسوں میں اس کام کیلئے تقریباً ۱۲۰۰۰/کڑوڑ روپئے کی لاگت سے کام کو انجام دنے کیلئے اقدام کئے گئے ہیں۔
مئی ۲۰۱۱/تک صرف ۳۸/فیصد افراد سپلائی ہونے والی پانی سے استفادہ کرینگے۔ اس کام کے مکمل ہونے کے بعد تقریباً ۷۵ فیصد افراد سلائی ہونے والے پانی سے استفادہ کرے گے۔
ریاست کے چار اضلاع پوربی مدنی پور، بانکوڑہ، اتر اور دکھن چوبیس پرگنہ کے ۱۶/لاکھ ارسنک (Arscnic) سے متاثر افراد کیلئے پانی سپلائی کیلئے تقریباً ۲۳۰۰ کڑوڑ روپئے کی لاگت سے اس پروجکٹ کو مکمل کیا جائے گا جس کا نام ہے West Bengal Drinking Water Sector Delopment Project.

مغربی بنگال پینے کا پانی کی بھتری والا منصوبہ:

☆ منصوبے کے تحت ان علاقوں میں رات اور دن یعنی ۲۴ گھنٹہ کے دوران فی لوگوں تک ۷۰ لیٹر پینے کا پانی پہنچادیا جائے گا۔
☆ اس منصوبہ کے مکمل ہونے کے بعد جدیدیت سے لیس پینے کا پانی لوگوں تک پہنچادیا جائے گا۔
☆ اس کے نتیجہ میں زبردست طریقہ سے ضلع بلاک وگرام وپنچایت سطح پر ترقی ہوگی اور پینے کا پانی پہنچا دیا جائے گا۔
☆ ۱۲۰۰ کڑوڑ روپئے کا پینے کا پانی لے جانے کے لئے (JICA) منصوبہ زیر غور ہے۔ یہ ریاست کا سب سے بڑا پروجکٹ ہے۔
☆ اس ریاست میں پینے کا پانی کی دستیابی کے لئے منصوبے۔
اس کے نتیجہ میں پرولیا ضلع کے ۹/عدد بلاکوں میں ۸/لاکھ لوگ مستفید ہوں گے۔

☆ فالتا،متوراپور علاقے میں پینے کا پانی کی دستیابی کے لئے تقریباً ۱۳۳۳ کڑوڑ روپے کا میگا منصوبہ زیرعمل ہے۔

جنگل و سیاحت:

☆ سبز شری۔ منصوبہ کے تحت ریاست بھر میں ۲۴ لاکھ چھوٹے چھوٹے درخت ودرخت کا بیج مفت میں دیا گیا ہے۔

☆ ریاست بھر میں سرائے خانے کے تحت علاقائی لوگوں پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔اس کے لئے ریاستی حکومت نے ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔اور سرائے خانہ کے لئے ایک خاص Incentive دیا جار ہا ہے۔

☆ سیاحت محکمہ کے تحت سرائے خانہ کی تزئین کاری کی جارہی ہے۔

☆ پہاڑ سے ساگر، نئے نئے منصوبے کے تحت سیاحت کی ترقی وتزئین کاری کا کام جاری ہے۔

اطلاعات و ثقافتی امور:

☆ ریاست بھر میں تقریباً ۲ لاکھ لوک فنکاروں کو لوک فنکار منصوبے کے تحت منظوری دی گئی ہے۔ان لوگوں کو ماہانہ وظیفہ/ بھتہ دیا جاتا ہے۔

☆ صحافیوں کو صحافی صحت انشورنس یعنی **ماں بھوٹی** نامی انشورنس دیا گیا ہے۔

☆ حال ہی میں ضعیف العمر صحافیوں کے لئے ایک نیا پینشن منصوبے کو لاگو کیا گیا ہے۔

ھائوسنگ:

☆ کولکاتا میں کام کرنے والی عورتوں کیلئے ۵ عدد ہاسٹل تعمیر کیا گیا ہے جس کا نام ''کرمانجلی'' رکھا گیا ہے۔

☆ ضلع کولکاتا کے نیل رتن کالج وہاسپٹل وکولکاتا میڈیکل کالج میں مریضوں کے رشتہ داروں کے لئے رات میں ٹھہرنے کے لئے سرائے خانہ کی تعمیر ہوچکی ہے۔اس کے ساتھ ہی آر.جی کرمیڈیکل کالج وہاسپٹل میں رات میں ٹھہرنے کے لئے سرائے خانہ کی تعمیر زیرعمل ہے۔

☆ رائے گنج کوئلہ کان کے علاقے میں درگاپور۔آسنسول محکمہ کے زمین دھسنے والے علاقہ کے ۴۵ ہزار لوگوں کی بازآبادکاری کے لئے جموریا میں ایک زبردشت ہاؤسنگ تعمیر منصوبہ بنایا گیا ہے۔

☆ گاجلی دوبھائے میں ایکوٹوریزم منصوبے کوعملی جامہ پہنایاجارہاہے۔(روشنی کی جگمگاہٹ)

☆ دارجلنگ جانے والے راستے سلی گوڑی سے صرف ۸ کیلومیٹر کی دوری پرشمالی بنگالسفاری پارک(بنگال سفاری) کاقیام عمل میں آیاہے۔

☆ جھاڑکھالی دنیاکاپہلاMangroveمیں چڑیاگھر(شیرکاپنجرہ)اورایکٹوریزم(جھاڑ) کاقیام عمل میں آیا۔

☆ کانتھی سے دیگھاتک میرین ڈرائیوکاقیام عمل میں آرہاہے۔

☆ بولپورمیں(رانگابیتان) سیاحت مرکزاوردیگرسہولیات کے ساتھ ۱۰اعددکاٹج کاقیام عمل میں آیاہے۔

☆ بکریشورٹورسٹ ریسورٹ کاقیام عمل میں آیاہے۔

☆ تاراپیٹھ مندر، پاتھرچاپوری داتابابا(صاحب) کے مزارشریف کی تزئین کاری کی گئی ہے۔

☆ تقریباً۱۴کروڑروپے سے بولپورمیں کھوائے کے کنارے باؤل بھون کاقیام عمل میں آرہاہے۔

☆ کنکالی تلہ مندراوراس کی چہارجانب ترقیاتی کام جاری وساری ہے۔

☆ بالاگڑھ میں سبزدیپ ایکوٹوریزم منصوبے کاقیام عمل میں آرہاہے۔

جھاڑگرام راج باڑی کی تزئین کاری ہورہی ہےاوراس کے ساتھ کئی رہائش گاہ قیام عمل میں آئے گا۔

☆ ساگرمیں گہرے ساگر،روپ ساگرنام کے دوSea Beachعالمی معیارپرتیارکیاجارہاہے۔

☆ تاراکیشور،تاراپیٹھ،رام پورہاٹ،بکریشور،پھرپھرا شریف اورپاتھرچاپڑی کی ترقیاتی منصوبے کے تحت پورے علاقے کی تزئین کاری کاکام ہنگامی صورت میں جاری وساری ہے۔

☆ دکھینشورکالی مندرمیں روشنی کی جگمگاہٹ کاقیام عمل میں آیاہےاوردکھینشورمیں رانی راشمنی اسکائی واک کاقیام عمل میں آیاہے۔

شعبہ محنت:

☆ غیرمنظم سیکٹروالی صنعت اورخودامداوی جماعت والی صنعت جیسے زراعتی صنعت،معماری صنعت، ٹرانسپورٹ، بیڑی مزدور،اوران لوگوں کے خاندان کوسماجی حفاظتی ضمانت دینے کیلئے سماجی حفاظتی منصوبوں کوشروع کیاگیاہے۔

☆ اس منصوبے کے تحت رجسٹرڈمزدوراپنی کمائی سے ماہانہ ۲۵ روپے جمع کرنے پرریاستی حکومت مزید ۳۰

روپے کا اضافہ کر کے اسے بینک میں جمع کر دے گی۔ ریاستی حکومت اس جمع شدہ رقم پر فکسڈ شرح سالانہ سود بھی دے گی۔

☆ اس منصوبے کے تحت رجسٹرڈ کنزیومرس اوران کے خاندان والوں کے لئے بہت ساری سہولیات میسر ہوں گے:۔

☆ رجسٹرڈ مزدوراگر ۶۰ برس کی عمر سے پہلے مرجائے تب اسے اس کی جمع شدہ رقم سود سمیت پوری رقم ادا کی جائے گی۔

☆ قدرتی موت پر ۵۰ ہزارروپے اورحادثاتی موت پر ۲ لاکھ روپے ریاستی حکومت کی جانب سے ہرجانہ دیا جائے گا۔

☆ اگر جسم کا کوئی عضو کام کے دوران کٹ جائے تب اسے ۵۰ ہزار سے لے کر ۲ لاکھ روپے تک کی ادائیگی کی جائے گی۔

☆ علاج ومعالج کے لئے سالانہ ۲۰ ہزارروپے اور آپریشن کے لئے ۶۰ ہزارروپے مالی اعانت دی جائے گی۔

☆ اولاد کی اعلیٰ تعلیم کے لئے سالانہ ۴ ہزار سے لے کر ۳۰ ہزارروپے کی منظوری دی جائے گی۔ ایک مرتبہ تک غیر شادی شدہ دوعدد لڑکی کو گریجویٹ کی تعلیم حاصل کرنے تک ۲۵ ہزارروپے کی اعانت دی جائیگی۔

☆ اس منصوبے کے تحت ۹۲ لاکھ سے بھی زائد غیر منظم سیکٹر میں مزدوروں کی رجسٹری ہوئی ہے۔ اب تک تقریباً ۲۴ لاکھ کنزیومرس ۱۰۰۰ کروڑ سے بھی زائد مالی اعانت حاصل کی ہے۔ حال ہی میں جاری مرکزی حکومت کے تحت جاری وظیفہ منصوبے سے بھی بہتر درج بالا ریاستی حکومت کا منصوبہ ہے۔

☆ گذشتہ ساڑھے سات برس کے دوران ریاستی حکومت کی زیر سرپرستی ایک کروڑ سے بھی زیادہ لوگوں کی ملازمت ہوئی ہے۔ اس دوران ۱۶۶ کروڑ یوم مزدور تخلیق عمل میں آئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں گذشتہ ۳ برسوں کے دوران ریاستی ۴۰ فیصد بے روزگاری میں کمی آئی ہے۔

☆ اس ریاست میں Daily Wage/Contractual, Casual مزدوروں کی حفاظت کی یقین دلانے کے لئے ۶۰ برس کی عمر تک روزگار بحال کیا گیا ہے۔

''اسپورٹس اور نوجوانان کی بہبود''

☆ شمالی بنگال اتسو، جنگل محل کپ، رانگامائی اسپورٹس کمپٹیشن کا انعقاد جاری وساری ہے۔
☆ وشوابنگلہ اسپورٹس جلپائی گوڑی میں نئے طریقہ سے تعمیر ہوا ہے۔
☆ وویکانند جیوا بھارتی اسپورٹس اسٹیڈیم بالکل نئے طریقہ سے تزئین کاری کرنے کے بعد انڈر ۱۷ سال کے عمر کے فیفا وولڈ کپ فٹ بال میچ کا کامیابی کے ساتھ اختتام کیا گیا تھا۔ کوارٹر فائنل وسمی فائنل وفائنل فٹ بال میچ مع ۱۱ رنمبر ولڈ کلاس میچ کا انعقاد اس اسٹیڈیم میں ہوا تھا۔ جس کی تاریخ اسپورٹس کی دنیا میں نہیں ملتی ہے۔
☆ National Centre of excellence for football کی تعمیر راجر ہاٹ میں AIFF اعانت کے ساتھ ہو رہا ہے۔
☆ ۵ رکڑوڑ روپے باراسات اسٹیڈیم کی تزئین کاری کے لئے دیا گیا ہے۔
☆ جھاڑ گرام اسٹیڈیم اور جھاڑ گرام اسپورٹس اکیڈمی کا بالکل نئے سرے سے تعمیر کیا گیا ہے۔

آئین و قانون و انتظامی اصلاحات:

☆ جنگل محل اور پہاڑی علاقہ میں بالکل امن وسکون قائم ہو چکا ہے جو پورے ملک کے لئے باعث فخر ہے۔
☆ ریاست بھر میں پولس اور عام لوگوں کے درمیان خوشگوار رشتہ قائم ہو جانے سے اس ریاست میں قومی یکجہتی وسکون قائم ہے۔
☆ نئے باراسات اور بشیر ہاٹ ضلع پولس تعمیر ہونے جا رہا ہے۔
☆ نئے علی پور دوار کالیمپونگ، جھاڑ گرام، اور مغربی بردوان ضلع تعمیر ہوا ہے۔
☆ نئے مالدہ اور موتی پور ڈویژن تیار ہوا ہے۔
☆ میریک، مان بازار وجھالدہ سب ڈویژن تیار کیا گیا ہے۔
☆ کا کلدیپ، ڈائمنڈ ہاربر اور بروئی پور نیا ضلع پولس کا قیام عمل میں آرہا ہے۔
☆ بدھان نگر، بیرکپور، چندن نگر، ہوڑہ، سلی گوڑی اور آسنسول، درگا پور پولس کمشنریٹ تیار ہوا ہے۔
☆ اس ریاست بھر میں ۱۲۸ نئے پولس اسٹیشن تیار ہوا ہے۔
☆ سائبر کرائم، میں کاؤنٹر حملہ کا جواب دینے کے لئے ۲۵ رعدد نئے سائبر کرائم پولس اسٹیشن کا قیام ریاست بھر میں ہوا ہے۔
☆ نئے اصلاح خانہ کا قیام بروئی پور میں ہوا ہے۔

ہندوستان میں ہم لوگ تاناشاہی حکومت بالکل نہیں چاہتے ہیں۔
ہم تمام لوگوں کی خوشی و پسند کے لئے جمہوریت کو ملک میں بحال رکھنا ہوگا۔
ہم تمام لوگ اس عزم کے ساتھ عہد کریں کہ موجودہ ملک میں رائج ڈر و خوف اور
تاناشاہی حکومت کو ملک سے نیست و نابود کریں۔ یہی ہم تمام لوگوں کا عہد و پیما ہے۔
آج کے مودی دورِ حکومت میں ہم سب آزاد ملک میں رہتے ہوئے بھی آزاد نہیں ہیں
بلکہ مودی کے حکم وخوف کے غلام ہیں۔

2019 میں یہ عزم کریں کہ

ترنمول کانگریس کو ووٹ دیں گے۔

اور نہیں درکار دہلی میں بی جے پی سرکار۔

آنے والا 17 واں پارلیمانی انتخاب

آل انڈیا ترنمول کانگریس کے امیدواروں کو اس نشان میں

ووٹ دیکر کامیاب بنائیں۔

سبرتو بخشی، جنرل سکریٹری اور پارتھو چٹوپادھیائے، سکریٹری، آل انڈیا ترنمول کانگریس
نے فوٹو اسکین گرافکس پرائیٹ لیمیٹڈ کولکاتا۔700014 سے شائع کیا